شریعت موسوی

بنی نوع انسان کیلئے مفید یا نقصان کا سبب بنی؟

مکالمہ مابین

روبن العزیز اور ہارون مائیکل

شریعتِ موسوی

بنی نوع انسان کیلئے مفید یا نقصان کا سبب بنی؟

مکالمہ مابین

روبن العزیز اور ہارون مائیکل

زیرِ اہتمام

سینڈی حبائل

پی ڈی ایف ورژن

وقار آرئین خان

رشیت بشم یہوواہؔ ادونائی

سلام بِاَسم سیدناً مسیح یشوعا اِبن مریم سلامہ علینا

- ❖ کتابچہ: شریعتِ موسوی بنی نوع انسان کیلیئے مفید یانقصان کا سبب بنی؟
- ❖ مابین: روبن العزیر، ہارون مائیکل
- ❖ زیرِاہتمام: سینڈی جائل
- ❖ کمپوزنگ: وقارآرئین خان
- ❖ سرِورق: وقارآرئین خان
- ❖ پروف ریڈنگ: شاہ رخ بلوچ، وقارآرئین خان
- ❖ معاون: کاشف جون
- ❖ پیشکش: وقارآرئین خان

***

عزیز قارئین! اگرآپ اس کتابچہ میں کسی قسم کی املا کی اغلاط کو پائیں تو ہمیں ضرور مطلع کیجیئے تاکہ اگلے شمارے میں اُس غلطی کو درست کرکے پیش کیا جاسکے۔(وقارآرئین خان)

Www.facebook.com/waqararyan90

Waqararyan90@gmail.com

Whatsapp or Phone: +92-333-235-1717

پیش لفظ

عزیز قارئین اکرام! مسیح کے اسمِ اقدس میں آپکی سلامتی چاہتا ہوں۔

زیرِ نظر کتابچہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم "فیس بک" پر ہونے والی ایک گفتگو کی کتابی شکل میں آپکے سامنے موجود ہے۔ یہ گفتگو راقم الحروف کی نگاہوں کے سامنے قریباً سات روز تک جاری رہی اور وہ اِس سے محظوظ ہوتا رہا، بلآخر اُس نے فریقین اور منتظمِ مکالمہ کی اجازت سے اِس گفتگو کو کتابی شکل دینے کا ارادہ باندھا۔ اس گفتگو کا بنیادی نقطہ "**شریعتِ موسوی بنی نوع انسان کیلئے مفید یا نقصان کا سبب بنی**؟" تھا۔ عنوان سے ہی ظاہر ہے کہ اس مکالمہ کا موضوع کتابِ مقدس کے ماخذات پر اعتراضات اور تنقید پر مبنی ہے۔ اِس موضوع پر جرح کرنے والے دونوں حضرات "مسیحی" ہیں لیکن آپکو متعدد مقامات پر ایک فریق کی گفتگو ملحدانہ طرزِ فکر کا شاخسانہ معلوم ہوگی۔ نیز آپکو اس گفتگو میں دونوں فریقین کی جانب سے ایک دوسرے پر طنز کے تیر و نشتر کا برسایا جانا بھی جابجا نظر آتا رہے گا۔ لیکن سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ اِس گفتگو نے کسی بھی مقام پر اپنی اصل کو نہیں کھویا اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ یہ اپنے اختتام پر پہنچی۔ راقم الحروف کی گزارش ہے کہ آپ فریقین کے مابین ہونے والی ذاتی گفتگو کو نظرانداز کر کے اُنکے موقف اور پیغام پر اپنی تمام تر توجہ مبذول کیئے رکھیں تاکہ آپ اس موضوع کے تحت ہونے والے مکالمے کے نتائج کو بہتر طور پر اخذ کر سکیں۔

راقم الحروف نے دونوں فریقین کی تحاریر میں موجود املا اور گرامر کی اغلاط کو درست کیا ہے تاہم اُس نے قطعی طور پر دونوں فریقین کی تحاریر کی روح کو مسخ کرتے ہوئے اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی نہیں کی ہے۔ کسی بھی فریق کے ایسے دعوہ کی صورت میں راقم الحروف اس مکالمہ کے "تصویری ثبوت" پیش کرنے کو ہمہ وقت تیار ہے۔ امید ہے کہ یہ کتابچہ **شریعتِ خداوندی** سے محبت رکھنے والوں کے ساتھ ساتھ اسکی بغض میں گرفتار حضرات کیلئے بھی مفید ثابت ہوگا۔

وقار آرئین خان

مدیرِ اعلیٰ

مشیاخ تھیولاجیکل ویو پبلیکیشنز

شریعتِ خداوندی کی تعریف؟

کیا راستبازوں کے لئے شریعت خداوندی کی پابندی ضروری ہے یا کفارہ کے بعد استثنا مل گیا؟

ROBIN ALYZR HAROON MACHAEL

نوٹ:

یہ مکالمہ / مناظرہ صرف دو فریقین کے درمیان ہے

دونوں فریق اپنا موقف ثابت کرنے کے لئے صرف **کلامِ خدا** کا سہارا لے سکتے ہیں

دونوں فریق اخلاقی حدود پامال نہیں کریں گے

ایک ہی بیان کو دوبارا یا بار بار کاپی پیسٹ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دوسرا فریق مطالبہ نہ کرے

تمام مقدس ہستیوں کو عزت کے ساتھ پکارا جائے گا

کسی بھی آیت کی دو متضادی تفاسیر کی صورت میں سوانحِ انبیا، تاریخ یا منطق کا سہارا لیا جاسکتا ہے

اگر ایک فریق بوجہ مصروفیت یا لاعلمی، جواب نہیں دے پا رہا
تو دوسرا فریق ایک دن تک انتظار کرنے کا پابند ہوگا

برائے حاضرین، قارین:

کوئی بھی غیر متعلقہ فرد، فریقین کی اجازت کے بغیر کومنٹ نہیں کرے گا

۲۰ فروری ۲۰۱۷ کو سوشل میڈیا پر لگنے والا اشتہار جسکے کمینٹ بکس میں مندرجہ ذیل گفتگو کی گئی۔

ہارون مائیکل: میں نے جوٹاپک دیا تھا کہ شریعت سے انسان کو فائدہ ہوا یا نقصان۔اس کے لیے شریعت کیا ہے یہ جاننا بہت ضروری ہے یعنی شریعت کی تعریف! خدا نے جو بھی احکام دئے ہیں وہ شریعت کہلاتے ہیں۔ میرا یہ دعوی ہے کے شریعت سے انسان کو نقصان ہی نقصان پہنچاہے۔شریعت کا سب سے بڑا نقصان انسان کو یہ ہوا کے یہ انسان کو گناہ گار ٹھہراتی ہے اور انسان کے اوپر سزاوں کو لے کر آتی ہے۔

سینڈی جائل بھائی! جب خدا نے آدمؔ اور حواؔ کو بنایا تو انکو یہ حکم دیا کہ یہ پھل نہیں کھانا" اگر کھایا تو تم لوگ مر جاؤگے" اب ایک تو خدا حکم یعنی شریعت دے رہاہے اور اس حکم کے ساتھ بہت بڑی سزا بھی، اگر یہ حکم نہ ہوتا اور آدم وہ کھالیتا تو انکو کوئی سزا نہیں ملنی تھی۔اب حکم آگیا اور ان لوگوں نے وہ پھل کھالیا تو انکو اتنی عبرت ناک سزا ملی جس کو آپ Imagine کر سکتے ہو کہ آدمی خون پسینے کی کمائی اور عورت درد کے ساتھ بچہ جنے گی اور وہ مر بھی جائیں گے ان پر لعنت کی گئی یہ لعنت صرف اسی حکم کی وجہ سے ہوئی۔ *

موسوی شریعت سے پہلے بھی لوگ زنا کرتے تھے لیکن شریعت کے بعد اگر کوئی گناہ کرتا تھا تو اس کو مختلف سزائیں دی جاتی رہیں۔اب جس وجہ سے سزا مل رہی ہو کیا وہ انسان کے لیے فائدہ مند ہے۔؟ موسوی شریعت سے پہلے سبت کے دن لوگ جو مرضی کرتے تھے کوئی پرابلم نہیں تھی لیکن موسوی شریعت کے مطابق اگر کوئی سبت کی پاسداری نا کرے اس کو مار دیا جاے اس بندے کو موت کس وجہ سے مل رہی ہے صرف ایک حکم کی وجہ سے، اگر حکم نا ہوتا تو کوئی سزا نہیں ہونی تھی۔ جو کوئی ان سب باتوں پر عمل نہیں کرتا جو شریعت میں لکھی ہیں وہی لعنتی ہے۔ گلتیوں 3:10 اب سب کو پتہ ہے اور خدا کو بھی کے انسان سے عمل تو ہونا نہیں ان پر تو پھر ایک لعنت بھیجی گئی وہ بھی شریعت کے ذریعے۔ سینڈی جائل بھائی! میں کافی حد تک اپنا موقف واضح کر چکا ہوں اب روبنؔ صاحب نہیں آئے اس لیے میں مزید کوئی کمنٹ نہیں کروں گا۔ سلامتی میں رہیں!

---

*ہارون مائیکل صاحب کا یہ تبصرہ رومن اردو میں تھا جسکو وقار آرئین خان نے اردو رسم الخط میں منتقل کیا ہے، ہم یہ رومن اردو کا تبصرہ بھی احتیاطاً پیش کر رہے ہیں۔

@,**Sendee Gyle bhai** Jab khuda ne adam or hawa ko bnayia to un ko ye hukam dia k ye phal nahi khana AGER KHAYIA TO TUM LOG MAR JAO GEY.ab eik to khuda hukam yani shariat dey raha hey or Is hukam k sath boht barra saza.Ager ye hukam na hota or adam wo phal kha laitey .To un ko to un ko koee saza nahi milni thi.Ab hukam aa gayia or un logon ne wo phal kha lia itni ibrat nak saza mili jis ko ap imagine kar saktey ho K adam khoon paseeney ki kamayee Or orat dard k sath bacha janey gi Or wo mar bhi jaein gey Un per lanat ki gayee Ye lanat sirf usi hukam ko waja se huee.

روبن العزیز: شریعت سے فاعدہ یا نقصان پہنچا؟ یہ سوال ایک **احمق** (وہ جو کہتا ہے کہ خدا نہیں زبور 1:53) ہی اٹھا سکتا ہے اور ساتھ ہی یہ سوال اٹھانے والا شخص شریعت کی روح سے نابلد، ناواقف اور پرلے درجے کا جاہل ہی قرار دیا ہے۔ جی ہاں! یقیناً ایک ایسا شخص جس نے کتاب مقدس کو زندگی میں کبھی کھول کر نہ پڑھا ہو، محض رٹی رٹائی اور سنی سنائی باتوں پر ایمان لے آیا ہو۔ کیا کسی طور یہ ممکن ہے کہ خدا کا فراہم کردہ ضابطہ حیات بنی نوع انسان کے لئے نقصان کا سبب ٹھہرے؟ زبور نویس فرماتا ہے: مبارک آدمی کی خوشنودی خداوند کی شریعت میں ہے اور اسکو دن رات اس ہی کا خیال لگا رہتا ہے (زبور 2:1)

شریعت کیا ہے؟

شریعت موسوی مکمل ضابطہ حیات ہے جس کے مطابق ہر اُس ایماندار کو اپنی معاشرتی مذہبی اور اخلاقی ذمہ داریاں ادا کرنی ہے جو ابراہامؑ اضحاقؑ اور یعقوبؑ کے خدا میں ایمان رکھتے ہیں اس ہی ضابطہ حیات کی تلقین انبیاء کرام بشمول سیدنا مولا مسیحؑ سلامہ علینا اور انکے حواریاں نے کی اور اِس ہی کا درس اور اسکی اصل روح کو اپنی تقاریر اور واعظوں میں بیان فرمایا۔

شریعت کیلئے عبرانی زبان میں لفظ توراہ مستعمل ہے جو کہ عبرانی جڑ" یار" سے ماخوذ ہے، اس عبرانی جڑ **یارا** سے مراد ہدف یا نشانہ ہے۔ شریعت دراصل بنی نوع انسان کیلئے ہدف یا نشانہ ہے جب ایک مسیحی مسیح خداوند کے عظیم کفارہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس ہدف کو پالیتا ہے جسکو پورا کرنے پر اسکو اسکا نجات دہندہ جزا و خیر عطا فرمائے گا (مکاشفہ 12:22) مسیح پر ایمان لانا کسی بھی ایماندار مسیحی کو بے شرع نہیں بنتا ہے بلکہ مسیح پر ایمان ہر مسیحی کو اُس مقابلے میں شامل کرتا ہے جس میں ہمیں نیک عمل کر کے مقررہ ہدف (محبت) کو پورا کرنا ہے کیونکہ مسیح خداوند کا ارشادِ مبارک ہے: اگر تُم مُجھ سے محبّت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کروگے۔ (یوحنا 14:15) ایک اور موقعہ پر رسول نے روح کی ہدایت سے فرمایا: شریعت کا دینے والا اور حاکم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادِر ہے۔ (یعقوب 12:4) شریعت خدا کے منہ کا کلام ہے اور احمق کے سوا خدا اور اسکے کلام کا انکار کوئی اور نہیں کر سکتا ہے۔ (زبور 1:53) شریعتِ خداوندی کو **شہد، نور چراغ، روشنی، راحت، آرام، پر سکون** (زبور 119) کہا گیا ہے۔ زبور نویس فرماتا ہے: تیرے مُنہ کی شریعت میرے لئے سونے چاندی کے ہزاروں سکّوں سے بہتر ہے۔ (زبور 72:119) اسکو نقصان قرار دینے والا سراً جاہل اور کتاب مقدس سے ناواقف شخص ہے کیونکہ لکھا ہے: **اگر تیری شریعت میری خُوشنودی نہ ہوتی تو مَیں اپنی مصیبت میں ہلاک ہو جاتا۔** (زبور 119) مذید لکھا ہے: **تیرے فرمان مجھے میرے دُشمنوں سے زیادہ دانشور بناتے ہیں۔** کیونکہ وہ ہمیشہ

میرے ساتھ ہیں۔ **میَں اپنے سب اُستادوں سے عقلمند ہوں۔ کیونکہ تیری شہادتوں پر میرا دھیان رہتا ہے۔** (زبور 119:98-99) تیرے قوانین سے مجھے فہم حاصل ہوتا ہے۔اِسلئے مجھے ہر جھوٹی راہ سے نفرت ہے۔(زبور 119:104) نیز کتاب مقدس میں ایسی شہادتوں کی بھرمار موجود ہے جس میں ایماندار شریعتِ مقدسہ میں راحت، چین امن وامان اور پر سکون زندگی گزارے نظر آتے ہیں۔

معترض کا دعوہ یہ ہے کہ **مسیحی ایماندار کیلئے شریعت مقدسہ پر عمل ضروری نہیں**، تاہم ساتھ ہی معاشرتی اخلاقیات کو بچانے کیلئے یہ دعوہ بھی ٹھوکا جاتاہے کہ **مسیحی اخلاقی شریعت کے پابند ہیں رسمی شریعت کے نہیں**، یہ اصلاحات اولاً تو غیر بائبلی ہیں دوئم یہ نظریہ یا تھیوری بھی غیر بائبلی اختراع ہے۔ بائبل مقدس کی کسی بھی آیت سے مذکورہ بالا نظریہ ثابت نہیں کتابِ مقدس کی کوئی ایک آیت ایسی نہیں جو مذکورہ بالا نظریہ کی حمایت میں کھڑی ہو۔ منکرانِ شریعت کو یا تو کلی طور پر شریعت کو رد کرنا ہوگا یا پھر اسکو مکمل طور پر ضابطہ حیات مان کر چلنا ہوگا، مذکورہ بالا نظریہ رکھنے والے افراد ماں بہن بیٹی سے شادی کو شریعت مقدسہ کی آیات کی روشنی میں ممنوعہ قرار دیتے ہیں مگر ساتھ ہی وہ بائبل میں مندرج عیدوں (احبار ۲۳) کو رد کرکے غیر بائبلی رسوم اور تہوار طریق کو منانے اور اپنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں جبکہ شریعت خداوندی اسکی سخت مخالف ہے۔ مذکورہ بالا نظریہ رکھنے والے افراد کلام مقدس کی آیات کو مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور اپنی من مرضی کے مطابق انکی تشریح کرکے اپنی اور دوسروں کی ہلاکت کا سامان کرتے ہیں۔ شریعت کی اصل روح مسیح اور رسولوں نے بیان کی اور انکی اپنی عملی باشرع زندگی ایک مسیحی کیلئے نمونہ ہے۔ رسول فرماتاہے: ایماندار کامل بنیں۔۔۔اور مسیح کے قد کے اندازے تک پہنچیں۔(افسیوں 4:12-13) ایک مسیحی بے شرع ہو کر مسیح خداوند کے قد کے اندازے تک کیسے پہنچے گا؟ مسیح کا دستور شریعتِ مقدسہ کا سبت تھا (لوقا 4:16) مگر ایک مسیحی جو مسیح خداوند پر ایمان تو رکھتاہے مگر مسیح کے دستور پر نہیں چلتا وہ آخرت میں مسیح خداوند کے سامنے یہ دعوی کیسے کرے گا کہ وہ مسیح کے قد کے اندازے کے موافق پہنچا؟ کیا وہ مسیح کو کہے گا میں نے تیرے نام سے بدا روح نکالیں؟ کیا وہ یہ کہے گا کہ میں نے تیرے نام سے معجزے کئے؟ یا اپنی خلاصی یہ کہہ کر کروائے گا کہ اے خداوند میں نے تیرے نام سے نبوت کی تیرے نام سے دعائیں کی؟ تو کیا آپ جانتے ہیں ایسے میں مولا ہمارے خداوند مسیح یسوعؔ کا جواب کیا ہوگا؟

> ”اے بے شرع* لوگو! میرے پاس سے دُور ہو جاؤ میری تم سے واقفیت نہیں۔“ (متی 7:22)

---

*: یونانی لفظ G458 ἀνομία کا بہترین اور درست ترجمہ بے شرع ہے، دیکھیں انگریزی تراجم کے جے وی؛ این آئی وی وغیرہ

ہارون مائیکل: شریعت سے فائدہ یا نقصان پہنچا جیسے سوالات وہی بندہ کر سکتا ہے جس نے شریعت کا باغور مطالعہ کیا ہوا، اور مطالعہ کے بعد اس کو پرکھا ہوا کے آیا اس جہاں میں یا کسی بھی دور میں یہ احکامات قابل عمل ہیں یا نہیں۔ خدا کے بنائے ضابطے کے بہت بڑے نقصانات سے پچھلے کمنٹس میں آگاہ کیا جا چکا ہے۔

- خدا کا حکم انسان کو آ کر لعنتوں سے نوازتا ہے۔ پیدائش 3:16
- خدا کے حکم کی وجہ سے انسان کو حیات کے درخت سے دور کر دیا گیا تا کہ ایسا نا ہو کے وہ کھائیں اور ہمیشہ کے لیے زندہ رہیں۔ پیدائش 3:22
- حکم کی وجہ سے ہی باغ عدن سے باہر نکالا گیا۔ پیدائش 3:23
- جدھر بھی خدا ایک حکم صادر کرتا ہے ساتھ ایک سزا یا موت کی نوید دے دیتا ہے۔ خداوند نے اسے کہا کے جا اور ہارون کو اپنے ساتھ لے کر اوپر آ پر کاہن اور عوام حدیں توڑ کر خداوند کے پاس اوپر نہ آئیں تا نہ ہو کے وہ ان پر ٹوٹ پڑے۔ خروج 19:24
- خدا کی شریعت انسانوں کے درمیان فرق کرتی ہے جبکہ سارے انسان برابر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آقا اپنے غلام کو مار دے اور وہ کچھ دن زندہ رہے تو آقا کو کوئی سزا نہ دی جاے۔ خروج 21:20
- خدا کی شریعت انسانی غلامی کو احکامات سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔ خروج 21 باب
- جو کوئی واحد خداوند کو چھوڑ کر کسی اور معبود کے آگے قربانی چڑھائے وہ بالکل نابود کیا جاے۔ خروج 22:20
- جگہ جگہ اتنی عبرت ناک سزائیں ہیں کے بندہ کے ویسے ہی چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔
- تم اپنے پاس سے خداوند کے لیے ہدیے لایا کرو یہ کرنا یہ بھی انسان پر بوجھ ڈالنا ہی ہے۔ خروج 35:5
- احبار کی کتاب پڑھ کے دیکھ لیں، کبھی گناہ کی قربانی، کبھی سوختنی قربانی، کبھی آتشین قربانی، کبھی سلامتی کا ذبیحا، کبھی خطا کی قربانی یہ ساری قربانیاں انسان کے اوپر بوجھ ہیں۔
- شریعت انسان کے اوپر بوجھ ڈالتی ہے موت دیتی ہے۔ جو کوئی اپنے ماں یا باپ پر لعنت کرے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ احبار 20:9
- کاہن کسی ایسی عورت سے شادی نا کریں جس کو طلاق دی گئی ہو احبار 21:7 کیا طلاق یافتہ عورت کمتر ہوتی ہے؟
- وہ گناہ اور خطا بخش دیتا ہے، لیکن مجرم کو ہر گز بری نہیں کریگا، کیوں کے وہ باپ دادا کے گناہ کی سزا ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے بندہ پوچھے کے چوتھی پشت کا کیا قصور ہے۔

- جو کوئی گناہ کرے خواہ دیسی یا پردیسی اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے گنتی 15:30 "موت ہی موت ہے ہر طرف شریعت کی وجہ سے"
- جس لڑکی میں کنوار پن کے نشان نا ہوں لوگ اس لڑکی کو اس کے باپ کے گھر کے دروازے پر نکال لائیں اور اس کے شہر کے لوگ اسے سنگسار کریں۔ استثنا 22:21
- سنگسار کرنے کا حکم خدا نے دیا۔
- لوط کی بیوی سے کہا کے پیچھے مڑ کر نا دیکھنا اس نے دیکھا اور وہ نمک کا ستون بن گئی۔

شریعت میں سے چند ایک باتیں ابھی لکھی گئی ہیں **اب دیکھیں کے شریعت کس طرح شہد ہے، نور ہے، چراغ ہے، راحت ہے، آرام ہے، یا پر سکون** ابھی نیا عہد نامہ نہیں کھولا، غرض شریعت نے انسان کو صرف احکامات کی ایک فہرست دی ہے اور ساتھ سزاؤں کی دستاویزات۔ اس کے علاوہ شریعت سے انسان کو کیا حاصل ہوا آج کے دور میں یہ سزاوں والی شریعت قابل عمل نہیں ہے۔

روبن العزیز: موصوف فرماتے ہیں کہ "**شریعت سے فاعدہ یا نقصان پہنچا جیسا سوالات وہ ہی بندہ کر سکتا ہے جس نے شریعت کا بغور مطالعہ کیا ہو اور اسکو پڑھا ہو کہ آیا اس جہاں یا کسی بھی دور میں یہ احکامات قابل عمل ہیں یا نہیں**" تاہم ہارون صاحب کے جاہلانہ استدلال سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ نہ تو انہوں نے کبھی شریعت کو پڑھا ہے اور نہ ہی یہ کتابِ مقدس کی تفہیم سے واقف ہیں۔

خدا کا حکم انسان کو لعنتوں سے نوازتا ہے: پیدائش 16:3

موصوف نے اماں حوا کے دردِ حمل کے بڑھنے کا حوالہ دیکر کہا کہ **یہ لعنت ہے** جو کہ یہ امر ثابت کرنے کیلئے کافی ہے کہ یہ بائبلی واقعات کو درست طور پر جانتے تک نہیں۔ اس سے قبل کے ہم ان امور کا تفصیلی جائزہ لیں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اِن واقعات پر جنابِ مسیح کا قوی ایمان تھا اور وہ عہد عتیق کے اِن تمام واقعات پر ایمان رکھتے اور انکو اپنے درس میں دوہرایا تھے۔

مرد عورت اور سانپ کو سزا شریعت کے سبب نہیں ملی بلکہ انکی حکم عدولی کے سبب اُن پر یہ مصائب آئے۔ خدا نے انسان کو حمد و ثنا کیلئے نہیں بلکہ اپنی اطاعت کیلئے پیدا کیا (پیدائش 2) اور اُسکو فرمایا کہ **تُو یہ پھل نہ کھانا وگرنہ اسکے ثمرات برے ہوں گے۔**

اسکو ایک مثال سے سمجھیں: حکومتِ وقت نے نے روڈ بنوا کر اس پر ٹریفک سگنل نصب کر دیا ہے اور ہمیں قانون کی کتاب کے ذریعہ بتا دیا ہے کہ اس سگنل کی پاسداری کرنا وگرنہ حادثہ پیش آسکتا ہے یا پھر چالان ہو گا۔ اب اگر کوئی صاحب سگنل توڑتے ہیں اور اپنے اور دوسرے کیلئے نقصان کا سبب بنتے ہیں تو اس میں قصور کس کا ہے؟ ٹریفک سگنل کا ہے؟ حکومتِ وقت کا ہے؟ یا پھر روڈ کا ہے؟ یقینا **قانون**

بھلائی کیلئے ہے تاہم قانون توڑ کر انسان خود اپنے اور دوسروں کیلئے نقصان کا باعث ٹھہرتا ہے۔ اس ہی طرح خدا کی نظر میں ہر ایک چیز جو اس نے بنائی اچھی تھی (پیدائش 1) تاہم انسان نے اس اچھائی سے اپنے اور اپنی نسل کیلئے برائی کمائی۔ (پیدائش 3) قصور قانون کا نہیں بلکہ قانون پر عمل در آمد نہ کرنے والے شخص کا ہے، قانون لعنت یا سزا نہیں لایا بلکہ حکم عدولی اس پر مصائب لائی۔ بلکل! ویسے ہی جیسے سنگل توڑ کر حادثے کا شکار ہونے والا شخص اگر وہ سگنل نہ توڑتا تو کبھی حادثے کا شکار نہ ہوتا، نہ خود مرتا اور نہ ہی دوسرے کو زخمی کرنے کا سبب بنتا۔

اسکے بعد موصوف نے کہا **خدا کے حکم نے انسان سے حیات کا درخت دور کر دیا گیا۔ جی بلکل!** مگر تمام بنی نوع انسان سے دور نہیں کیا گیا بلکہ حیات کے درخت میں سے تو ہر اس مردِ مومن کو دینے کا وعدہ کیا گیا ہے جو خدا باریٰ تعالٰی کے احکامات کی پاسداری کرے گا یہ تو نافرمان اور کج رو (ہارونؔ صاحب جیسے) افراد سے دور کر دیا گیا ہے۔ (مکاشفہ 22:14) یعنی یہ حکم (درخت سے انسان کو دور کئے جانے کا) انفرادی طور پر دیا گیا اسکو تمام بنی نوع انسان پر چسپاں کرنا درست نہیں۔ نیز اِس انفرادی حکم میں بھی بھلائی موجود ہے اِس ہی آیت میں درخت کے بابا آدم سے دور کئے جانے کی توجیہ بیان کر دی گئی ہے موصوف نے اسکو پڑھنا اور سمجھنا مناسب ہی نہ جانا۔ وجہ یہ تھی کہ کہیں آدمؔ گناہ آلود (نافرمانی کی) حالت میں **تا حیات نافرمان ہو کر نہ جیتا رہے** بلکہ اسکے لئے ایک امید چھوڑے رکھی تاہم **میکائیلؔ** صاحب گرائے ہوئے فرشتے کی طرح اسکو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

موصوف نے جابجا کتاب مقدس کے ماخذات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ کہتے **ہیں حکم کی وجہ سے آدم عدن سے نکال باہر کیا گیا** بلکل بھی نہیں آدمؔ نافرمانی کے سبب خدا کے جلال سے محروم ہوا۔ (رومیوں 3:23) فرماتے ہیں **خدا جہاں بھی حکم صادر کرتا ہے۔ ساتھ ہی سزا یا موت کی نوید سناتا ہے** اور دلیل کے طور پر تجلی سینا کا واقعہ پیش کرتے ہیں (خروج 24) تاہم وہ بھول گئے کہ سینا پر خدا اپنی منشا سے نہیں بلکہ انسان کی چاہ کے پیشِ نظر آیا، خدا پیشتر ہی جانتا تھا کہ انسان اُسکی ایک نظر برداشت کرنے کے قابل نہیں اسلئے موسیٰؔ کو پہلے ہی فرما دیا: **کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا تو پھر بنی اسرائیل نے کہا ہمیں خدا دکھا سو اس کے پیشِ نظر کے خالق کائنات نے حکم دیا کہ خود کو پاک صاف کرو اور حدود مقرر کر وا ور اس سے آگے نہ آنا مبادہ وہ اعلٰی پاکیزگی تمہارے نقصان کا سبب بنے۔** اسکو بھی ایک مثال سے سمجھیں: نواز شریف صاحب مع پروٹوکول ایک سڑک سے گزرتے ہیں تو عام عوام اس پروٹوکول کی عزت کرتے ہیں، کیونکہ ملک کا وزیر اعظم جا رہا ہے اور مقررہ حد سے آگے نہیں بڑھتے اور جو مقررہ حد سے آگے بڑھتا ہے اسکو پروٹوکول توڑنے کی سزا دی جاتی ہے اس ہی طرح جب اِس کائنات کا خالق انسان سے ملاقات کیلئے مخلوق کی خواہش پر آموجود ہوا تو اسکی عظمت کے لائق پروٹوکول دینے میں ہارونؔ صاحب کو نا جانے کون سی موت آ رہی ہے۔ **بلاشک و شبہ خالق کائنات انسانی بادشاہوں وزیروں سے کہیں زیادہ عزت و احترام کے لائق ہے۔** یہ پروٹوکول

عام انسانوں کے سے پروٹوکول سا نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کے درمیان ایک عزت، رعب اور شان و عظمت کے ساتھ ساتھ انسان کی بھلائی پر مشتمل تھا تا کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان اپنی مادی حالت میں کہیں لاشعوری طور پر ناپاکیزگی کی حالت میں خدا کے قریب آئے اور۔ موصوف فرماتے ہیں کہ **خدا کی شریعت انسانوں کے درمیان فرق کرتی ہے۔** بلکہ خدا کا قانون نیک و بد میں امتیاز کرتا ہے اچھے اور برے انسان کا فرق بیان کرتا ہے گناہ آلودہ زندگی بسر کرنے والوں اور نیک متقی پرہزگار ایمانداروں میں ایک پہچان قائم رکھتا ہے اس میں برائی کیا ہے۔؟ حیرت ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہارون صاحب تعصب میں اندھے ہو کر کتاب مقدس کو جھٹلا کر سرے سے ملحد ہو گئے ہیں۔ بہر کیف موصوف نے غلاموں کے حوالہ سے آیت دی تو عرض کرتے چلیں خدا کی شریعت یہ نہیں کہتی کہ "**روبن تم ہارون کو غلام بنالینا**" بلکہ وہ کہتی ہے کہ اگر روبن تم نے ہارون کو غلام بنایا ہے تو اِس غلام کے حقوق ہیں جو تمہیں ادا کرنا لازم ہے۔ عموماً کئی غلام بیمار کمزور یا لاغر ہوا کرتے تھے (جس کی وجوہات آئندہ کسی مقالہ میں بیان کی جائیں گی) اگر کوئی آقا کسی غلام کی غلطی کے سبب اُس پر غصہ کرے اور اس غصے کے سبب اسکو چُوٹ لگے اور اسکے بعد وہ کئی روز تک رہے اور بعد ازاں طبعی موت مر جائے۔ تو ایسے میں تم کہیں آقا کو نہ "پڑ کا" دینا۔ بلکہ تحقیق کر لینا کہ طبعی موت کے سبب انتقال ہوا ہے یا آقا کی غلطی کے سبب اور اگر آقا کی غلطی کے سبب مرا ہے تو اسکو قرار سزا دی جائے۔* خدارا یہ گزارش ہے آپ سے ہارون صاحب تعصب چھوڑیں اور کتاب مقدس کے ماخذات کو پر تعصب مسلمانوں اور جاہل ملحدوں کی طرح پیش کرنے سے باز رہیں۔ سارے انسان برابر نہیں نیک و بد میں امتیاز ہے یوں تو آپ ایک چرسی موالی کو بھی ایک نبی کے معیار پر جا کھڑا کریں گے یوں تو ایک زانی خونی اوباش ڈاکو چور بھی مسیح یسوع جو کہ انسان بھی تھا کہ معیار پر جا پہنچے گا۔ خدا کا کلام نیک و بد میں ایک فرق بیان کرتا ہے آپ اسکو ملحدانہ سوچ کے ساتھ برابری کی تعلیم والی کتاب نہ سمجھیں عہد عتیق ہو یا عہد جدید وہ اچھے برے، نیک و بد میں ایک امتیاز کرتی ہے۔ باقی بلاشک و شبہ یہ حقوق العباد کا درس بھی دیتی ہے تاہم آپ سیاق و سباق کو مسخ کر کے من مرضی کے نتیجے بر آمد نہیں کر سکتے ہیں۔

آپ نے کہا **خدا کی شریعت غلامی کو تحفظ فراہم کرتی ہے نہیں بلکہ غلاموں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔** یہ ایک ایسے معاشرے میں دی گئی جہاں آجکل کی طرح **جدید قسم کے غلام** نہ تھے بلکہ کام کاج اور گھروں کو چلانے اور پیٹ پالنے کیلئے غرباء کو امیر لوگوں کے گھروں کام کرنا پڑتا تھا۔ ایسے میں غلاموں کے حقوق کیلئے مختلف احکامات دئے گئے جو موجودہ دور میں آپ جیسے کمپنی کے ملازمین (غلاموں) پر بھی سوٹیبل ہیں ان احکامات کی روشنی میں مالکان نوکروں کے درمیان انصاف کر سکتے ہیں۔ لہذا **شریعت غلامی کو نہیں غلاموں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔** اسکے بعد آپ فرماتے ہیں کہ **جگہ جگہ اتنی عبرت ناک سزائیں ہیں کہ ویسے ہی چودہ طبق روشن ہو جائیں تو سزا دی کیوں**

---

*: اور اگر کوئی اپنے غُلام یا لونڈی کو لاٹھی سے ایسا مارے کہ وہ اُسکے ہاتھ سے مر جائے تو اُسے ضرور سزا دی جائے۔ خروج 20:20

جاتی ہے ؟تاکہ لوگ ایک کی غلطی سے عبرت حاصل کریں اور انکے چودہ طبق روشن رہیں۔یعنی آپکے مطابق اگر ملک عزیز میں کسی نے آپکے بھائی کا خون کر دیا تو آئین پاکستان کو آپکے بھائی کے قاتل کو کھلا چھوڑ دینا چاہیے تاکہ وہ منہ اٹھا کر کسی کو بھی قتل کر دے یا پھر آئین میں قرار سزا دیکر دوسروں کیلئے عبرت کا نشان بنانا چاہیے تاکہ دوسرے ایسا مکروہ کام کرنے سے باز اور ڈرتے رہیں؟یعنی آپ معاشرے میں انار کی کے خواہش مند ہیں صحت مند اور بااخلاق معاشرہ آپکو ہضم نہیں ہو رہا جانے کیوں آپکی مذہبی سوچ سے مجھے ملحدانہ تعفن اٹھتا معلوم ہوتا ہے۔آپ نے کہا **تم اپنے ہدیہ خداوند کیلئے لایا کرو یہ انسان پر بوجھ ہے**۔میں حیران ہوں آپکی سوچ پر کہ **خدا جس نے آپکو دو ہاتھ دو کان دو پاؤں دو آنکھیں دل گردہ پھیپڑے دیئے جس نے آپکو زندگی بخشی اسکے لئے آپ کو ہدیہ لانے میں تکلیف ہو رہی ہے** یقینا آپ مسیحی نہیں ایک **دیسی ملحد** ہیں۔خدا اپنے لئے پیسے نہیں منگوا رہا ہے بلکہ اس ہدیہ سے کاہنوں (خدا کے خادمین) یتیموں اور بیواؤں کا گھر چلتا تھا۔[*] (استثنا 13:26) چونکہ آپ نے محض تنقید کے لئے حوالا جات جمع کئے ہیں اس سبب آپ انکی توجیہ جو کتاب میں ہی از خود بیان ہوئی ہے اُن سے نابلد ہیں۔آپ نے **احبار کی کتاب کا حوالہ دیکر کہا اس میں مندرج قربانیاں انسان پر بوجھ ہیں !** آپ نے قربانیاں تو دیکھ لی تاہم کیا غور کیا کہ ان قربانیوں کو پیش کرنے کے مقاصد کیا تھے اگر آپ تنقید کی جگہ ہر قربانی کے پیش کئے جانے کے مقاصد پڑھ لیتے تو کیا خوب تھا ویسے بہتر ہوگا کہ لفظ قربانی کا ہی مطالعہ آپ کسی لغت میں کر لیں میں ان قربانیوں کی توجیہ بیان کرنے میں وقت برباد نہیں کروں گا اِن سے انکار جیسا کہ میں نے پہلے کہا **احمق** کے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا ہے میں صرف اتنا کہوں گا کہ **اگر یہ قربانیاں نہ ہوتی تو انکی مماثلت پر مسیح کا عظیم کفارہ بھی ممکن نہ تھا جو کہ بنی نوع انسان پر اصل بوجھ تھا جسکو ادا کرنے کی اوقات انسان کی نہیں تھی** اسلئے خدا کو اِس کفارہ کیلئے ایک بدن تیار کرنا پڑا (عبرانیوں 5:10) جو اس جہاں کے گناہ اٹھا لے گیا۔(یوحنا 29:1) اسکے بعد آپ نے **کنوارے پن** کے حوالے سے فرمایا کہ **اس مد میں دی جانے والی سزا خدا کی جانب سے ہے**۔**جی بلکل ہے !** کتاب مقدس اس مد میں شاہد ہے اس پر کسی ایماندار کو انکار نہیں مگر اس میں غیر معقولیت کیا ہے؟ شاید آپکو سنگسار کرنے سے مسئلہ ہے تو جناب یہ مسئلہ آپ کا ذاتی ہے ویسے ہی جیسے تھائی لینڈ میں پھانسی کی سزا سے مسئلہ ہے وہاں پر کرسی پر بیٹھا کر 440 والٹ کا کرنٹ انسان کے جسم میں چھوڑ دیا جاتا ہے یا پھر پول پر ہاتھ باندھ کر گولیاں مار دی جاتی ہیں کیونکہ انکی دانست میں پھانسی ایک تکلیف دے عمل ہے جبکہ میری دانست میں کرنٹ اور گولیوں کی موت زیادہ تکلیف دے عمل ہے۔تاہم میری رائے تھائی لینڈ کے قانون پر حاوی نہیں نہ ہی یہ رائے انکے لئے قابل قبول ہے۔جیسا کہ پہلے آپکو بتایا جا چکا کہ کسی بھی معاشرے میں برائی کی روک تھام کے لیے سزائیں موجود ہیں اس ہی طرح بائبلی معاشرے میں قبل از شادی **غیر شرعی تعلقات رکھنے کی سزا مقرر ہے** تاکہ ایمان داروں کے گھرانوں میں بے راہ روی نہ پھیلے۔معاف کیجئے گا ! کیا آپ اپنے لئے

---

*: پھر تُو خداوند اپنے خدا کے آگے یوں کہنا کہ میں نے تیرے احکام کے مطابق جو تُو نے مجھے دیے مقدس چیزوں کو اپنے گھر سے نکالا اور اُنکو لاویوں اور مسافروں اور یتیموں اور بیوؤاں کو دے بھی دیا اور میں نے تیرے کسی حکم کو نہیں ٹالا اور نہ اُنکو بھُولا۔استثنا ۲۶ : ۱۳

کوئی ایسا ہم سفر پسند فرمائیں گے جو آپ سے قبل کئی مردوں کے ساتھ ہم بستر ہو چکا ہو؟ یا پھر آپ یہ پسند فرمائیں گے (معذرت کے ساتھ) کے آپکے گھر کی کوئی خاتون ایسا مکروہ فعل کر کے کسی ایماندار کا گھر بسائے؟ یقیناً ہرگز نہیں (اور اگر آپکو اس سے کوئی شکایت نہیں تو آپکی کشادہ ذہنیت پر میری جانب سے پیشگی لعنت) سو جنابِ اعلیٰ! ان مکروہ کاموں کی روک تھام اور عبرت کیلئے ایک سزا مقرر کر دی گئی اب آپکی دانست میں وہ سخت ہے تو آپکی دانست گئی تیل لینے ہمارے لئے تو بائبل کا فیصلہ مقدم ہے۔ بائبلی معاشرہ ایسی بدافعالی کی اجازت نہیں دیتا ہے نہ ہی مشرقی تہذیب اور اخلاقیات اس طرح کے کاموں کی حمایت کرتی ہیں۔ **جو کوئی ماں باپ پر لعنت کرے ضرور مار ڈالا جائے۔** آپ نے کہا **پھر موت** ہم کہنا چاہیں گے **پھر عبرت** تا کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمانی کرنے سے باز رہے یہاں ہم ایک چیز عرض کر دیں کہ بائبل میں کسی کو بھی موت کی سزا منہ اٹھا کر نہیں دے دی جاتی ہے بلکہ باقاعدہ مقدمہ چلتا ہے تحقیقات کی جاتی ہے اور اسکے بعد مقررہ سزا دی جاتی ہے پاکستانی معاشرے میں ہم ایسے افراد کا سماجی طور پر بائیکاٹ کرتے ہیں جو حد درجہ جھگڑالو ہوتے ہیں یہاں تک کہ اپنے گھر میں بیوی بچوں اور ماں باپ کے ساتھ تشدد سے پیش آتے ہیں ایسے افراد کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آر درج کی جاتی ہے محلے دار الگ لعنت ملامت کرتے ہیں یعنی سوشلی ایسے افراد کا جنازہ پڑھ دیا جاتا ہے یہ ہی سب بائبلی معاشرے میں بعد از تحقیقات کیا جاتا ہے تا کہ دیگر افراد کیلئے عبرت کا نشان ہو۔ **کاہن کسی طلاق یافتہ سے شادی نہ کرے۔** یہ حکم کاہنوں کیلئے کیونکہ ممکنا طور پر طلاق یافتہ خاتون اپنے گزشتہ شوہر کا نطفہ پیٹ میں رکھتی ہو اور کاہنوں کا لاوی ہونا لازم ہے اور جدید ٹیکنولوجی سے عاری ایسے معاشرے میں ڈی این اے ٹیسٹ تو ممکن نہیں تھا لہذا معاشرتی نظام کے تسلسل کے لئے ایسے حکم کا دیا جانا معیوب نہیں سمجھا جانا چاہیے آپکو یاد رکھنا چاہیے کہ طلاق یافتہ اور بیوہ عورت کو شادی کی اجازت موجود ہے جبکہ قدیم ہندوستانی معاشرے میں تو ایسی خواتین پر معاشرتی پابندی عائد کر دی جاتیں اور مجبوراً انکو کسبی بننا پڑتا۔ اسکے بعد آپ خدا کے فرمان پر یہ کہ کر تنقید کرتے پائے گئے ہیں کہ **چوتھی پشت کا کیا قصور ہے؟** ہم یہاں مسیح کا قول نقل کئے دیتے ہیں اور آپ سے التماس کرتے ہیں کہ آپ اپنے اعلیٰ علم سے خدا سے یہ معلوم کیجئے اگر آپ خدا میں ایمان رکھتے ہیں تو:

"جو اِیمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرم ٹھہرایا جائے گا۔" (مرقس 16:16)

مجرم کیوں ٹھہرایا جائے گا آپکی منطق کے مطابق انسان کو کھلا سانڈ ہونا چاہیے جو من مرضی آئے کرے جس چیز پر ایمان لانا چاہیے (غیر معبودوں) وہ ایمان لائے جسکے آگے مرضی (غیر معبودوں) قربانیاں پیش کرے مگر خدا کے سامنے ہدیہ لانا اسکے لئے بوجھ ہے خدا آپکو پابند نہیں کر سکتا ہے مگر نئے عہد نامہ میں ایمان لانے کو شرط قرار دیکر وہ مجرم ٹھہرانے کی بابت جو حکم دیتا ہے **اس پر آپکے خیالات کیا ہیں وہ ہم سب جاننا چاہیں گے** انشاالمسیح آپکے جواب کے بعد چوتھی پشت کا قصور بھی آپکو بتا دیا جائے گا۔ **عضو توڑنے کے بدلے عضو توڑنا** یعنی عبرت قائم کرنا تا کہ لوگ دوسروں کے عضو کا اپنے عضو سا خیال کریں۔ شریعت کی یہ چند ایک باتیں ہی اسکو شہد، نور چراغ، راحت آرام سکون ہی ثابت کرتی ہیں بس انکی توجیہ کو جاننے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے لوط کی بیوی کو دیا جانے والا حکم انفرادی حیثیت رکھتا ہے تمام بنی

نوع انسان کیلئے یہ ہر گز نہیں تھا۔ اگر آپ آج کی تاریخ میں پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو نمک کا ستون نہیں بنتے ہیں۔ اس پر آپکا اعتراض معقول نہیں، یہ ایک خاص وقت اور خاص حالات میں دیا گیا۔ شریعت نے انسانوں کو زندگی گزارنے کیلئے ایک نمونہ بصورت احکامات عطا کیا ہے جس میں جزا و خیر کی نوید کے ساتھ ساتھ واجب سزائیں بھی موجود ہیں تا کہ معاشرے میں عدم استحکام، انارکی، بے راہ روی، قتال بے ہودگی، نافرمانی سمیت دیگر بدافعالیاں نہ پھیلیں۔ آج کے دور میں یہ سزائیں مختلف صورت حال میں مغربی اور مشرقی معاشروں میں موجود ہیں اور ان پر عملدرآمد ہو رہا ہے آپکو محض کنواں سے باہر نکلنے اور دنیا پر ایک نظر تعصب سے پاک ہو کر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

اس تمام گفتگو کا اب تک **لبِ لباب** یہ ہے کہ :

- آدمؔ حکم کے سبب نہیں بلکہ نافرمانی کے سبب عدن سے بے دخل کئے گئے۔
- انسان سے حیات کا درخت دور نہیں ہوا آج بھی اسکی نوید موجود ہے اور یہ محض باعمل اور اطاعت بجالانے والے ایماندار انسان کیلئے ہے آج بھی گناہ گار اس سے محروم ہیں۔
- تجلی سینا کا واقعہ انسان کی فرمائش پر وقوع پذیر ہوا اور اُس میں جو احکامات دئے گئے وہ ایک بادشاہ (مالک و خالق کائنات) کے پروٹوکول اور انسانی بقا کیلئے تھے۔
- شریعت انسانوں درمیان ایک فرق بیان فرماتی ہے اور یہ فرق کسی بھی طور پر معیوب نہیں ہر انسانی معاشرے میں اچھے برے، بااخلاق بداخلاق اور چھوٹے بڑے کی تکریم عزت و ناموس کے حوالہ سے درجہ بندی موجود ہے۔ جسکو کتاب مقدس میں مرقوم شریعت دوہراتی سہراتی اور پسند فرماتی ہے۔
- شریعت غلامی کو نہیں غلاموں کو تحفظ فراہم کرتی ہے اور حقوق العباد کا درس دیتی ہے۔
- سزائیں ہر انسانی معاشرے میں رائج ہیں یہ آپکی پسند نہ پسند کی محتاج نہیں بلکہ ہر انسانی معاشرے کی طرح بائبلی شریعت میں برائی کی روک تھام کیلئے موجود ہیں۔
- خدا ہدیاجات کا محتاج نہیں بلکہ خدا کیلئے مقرر ہدیہ انسانی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کرنے کا درس شریعت مقدسہ نے ہی دیا ہے۔
- قربانیاں انسان پر بوجھ نہیں بلکہ اسکی مخلصی کا فورشیڈو یعنی سایہ ہیں جو مسیح کی قربانی کا سبب بنیں۔
- سنگسار کرنے کی سزا عبرت کیلئے ہے جیسے مختلف معاشروں میں پھانسی، ہاتھ کاٹنے، گولی مارنے یا برقی کرسی سے جان لینے کی سزائیں موجود ہیں۔
- ماں باپ کے نافرمان کیلئے بائبل نے ایک عبرت مقرر کی ہے جیسے دیگر معاشروں میں سوشلی ڈیتھ (معاشرتی موت) کا تصور موجود ہے، ویسے ہی بائبلی معاشرے میں ماں باپ کی گستاخی ایک سنگین جرم ہے۔
- لاوی کاہن کیلئے ایک منشور قرار دیا گیا تا کہ معاشرتی بے ترتیبی پیدا نہ ہو۔
- عضو توڑنے کی سزا عبرت کیلئے ہے تا کہ لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے قبل اپنا درد محسوس کریں اس سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ تو میرا توڑ میں تیرا توڑوں کر کے معاشرہ لولا لنگڑا ہو جائے۔

آخر میں چند سوالات عرض کئے دیتاہوں جس سے مضمون ہذا کو سمجھنے میں قارئین اور میری بڑی مدد ہو گی۔

❖ آپکے دانست میں کسی بھی معاشرے کو بنا شریعت آئین ضابطے کے چلانا کس طور ممکن ہے۔؟

❖ کیا موجودہ دور میں آپکی دانست میں دنیا بھر میں تعزیراتی مقدمات کے تحت سزائیں نہیں دی جاتی ہیں ؟

❖ کیا نیا عہد نامہ ایک ایسے معاشرے کا درس دیتا ہے جس میں انارکی، بے راہ روی معاشرتی بے ترتیبی، وغیرہ سب جائز ہے ؟

❖ آپکی نظر میں عہد عتیق کے خدا کی کیا حیثیت ہے ؟

❖ آپکی نظر میں عہد عتیق کی کیا حیثیت ہے ؟

جواب دیکر تشنگی رفع فرمائیں اور مجھ پر پابندی عائد نہیں میں سوالوں کی بوچھاڑ کا جواب دیتا رہوں۔ میرے سوالوں کا جواب دے کر اپنا موقف پیش کیا جائے۔ **والسلام**

ہارون مائیکل: ہمارا موضوع صرف یہ تھا کے شریعت یا خدا کے حکم سے کیا فائدہ یا نقصان ہوا؟ میں بات دوہرانا نہیں چاہتا لیکن جناب کے کمینٹ کے لیے مجھے یہ بات repeat کرنی پڑ رہی کے جو چیز آپ کو آکر گناہ گار ٹھہرائے اور سزاوں کی نوید سنادے وہ کیسے فائدہ بخش ہو سکتی ہے ہمارا ٹاپک یہ نہیں کے جناب مسیح ان واقعات پر یقین رکھتے تھے یا نہیں ایک مسیحی کے لیے اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے لیکن ہمارا موضوع کچھ اور تھا کے ان احکامات نے فائدہ کیا دیا جناب کہا رہے ہیں کے مرد عورت اور سانپ کو سزا حکم عدولی کی وجہ سے ملی نا کے شریعت کی وجہ سے حکم تھا تو حکم عدولی ہوئی اور سزا ملی اگر حکم نا ہوتا تو حکم عدولی نا ہوتی اور نا لعنتوں بھری سزائیں ملتی سب نے گناہ کیا اور سب خدا کے جلال سے محروم ہو گئے وہ چیز جو کے انسان کو آکر گناہ گار ٹھہراتی ہے وہ شریعت ہے اور اسی شریعت کی وجہ سے لوگ خدا کے جلال سے محروم ہوئے۔ نقصان ہی نقصان ہوا۔ جناب لکھتے ہیں کے قانون بھلائی کے لیے ہے یہ کیسی بھلائی ہوئی کے انسان گناہ گار ٹھہرا اور خدا کے جلال سے محروم ہو گیا اور سزاوں کی ایک طویل لسٹ اس کے اوپر لاگو ہو گئی کبھی انسان کو سنگسار کیا جانے لگا کبھی قتل اور کبھی طرح طرح کے بوجھ سے انسان کو دبا دیا گیا۔ **کاشف جون اور جسی جٹ** آپ لوگ ابھی انتظار فرمائیں یہ **مکالمہ** ابھی کئی دن چلنا ہے اور آخر پر **ثابت ہو گا کے ہم نے موسوی شریعت کی پیروی نہیں کرنی جو سزاوں سے بھری پڑی ہے** بلکہ ہم نے مسیح کی باتوں کو ماننا ہے جس میں معافی کی گنجائش بھی ہے۔ ویسے بھی موسوی شریعت جو سزاؤں سے بھری پڑی ہے اس پر کوئی عمل نہیں کرتا سزاوں والی شریعت ہم کو قبول نہیں۔

روبن العزیز: مسیح کے اسمِ اقدس میں تمام قارئین کو **سلام**! کسی دوست نے توجہ مبذول کروائی کے "چوہدری ہارون" نے تھریڈ پر جوابات درج کئے میں دھوڑا دھوڑا پہنچا کہ میرے پانچ سوالات کے جوابات دیکر ''الو کی ماں'' معاف کیجئے گا **علامہ امیر و خلیفہِ**

بے شرع جُنب* ہارون مائیکل نے قارئین اور میری تشنگی دور کر دی ہو گی مگر تھریڈ پر پہنچ کر مجھے مایوسیوں کے سیاہ بادلوں نے آ گھیرا۔ بہر حال کفِ افسوس ملتے ہوئے سب سے پہلے تو عرض کرتا چلوں کہ جُنب ہارون مائیکل صاحب ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ شریعت کے فوائد مع اسکی اصل روح بیان کر دیں اور باری تعالی کے فضل و کرم سے ہم اس میں کامیاب بھی ہوئے ہیں آپ نے اس بار ہماری وضاحت پر کوئی خاطر خواہ حملہ نہیں کیا کیونکہ اسکے لئے آپکو شریعت کو جاننے پڑھنے اور اسکی توجیہات سے واقفیت لازم ہے۔ ہم نے اولین مقالہ میں کہا تھا کہ شریعت کے فوائد پر سوال محض احمق اٹھا سکتا ہے اور خداوند کے فضل و کرم سے یہ ثابت ہو رہا ہے ہم اس مقالہ میں اس بات کی مذید وضاحت پیش کر دیں گے تا کہ معزز قارئین کے دلوں میں موجود (اگر کوئی ابھی بھی باقی ہے) ابہام دور ہوتے رہیں۔ تو جُنب شروع کریں آپکے گذشتہ تبصرے سے تو ہم پہلے ہی عرض کئے دیں کہ ہم نے شریعت کے فوائد پر ہی مفصل جرح کی ہے اور اس مد میں آپ سے سوال کیا ہے کہ جُنب "آپکی دانست میں کسی بھی معاشرے کو بنا شریعت، آئین یا ضابطے کے چلانا کیا ممکن ہے۔؟" اس سوال کا جواب اس ساری بحث کی جان ہے۔ کوئی بھی ذی شعور انسان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ شریعت ایک انسانی معاشرے کیلئے نہایت اہمیت کی حامل ہے اسکے بغیر کوئی بھی سولایزشن (معاشرہ/تہذیب) نہ تو پنپ سکتی ہے نہ ہی وجود رکھ سکتی ہے۔ شریعت آئین ضابطے یا قانون کے بنا معاشرہ عدم استحکام، انارکی اور معاشرتی بے ترتیبی کا شکار ہو جائے۔ قانون آئین شرع یا ضابطے میں موجود سزائیں معاشرے میں استحکام اور نظم و ضبط کو قائم رکھنے کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ اسکی زندہ مثال وطن عزیز ملک خدا داد اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ہے جس میں تعزیراتی مقدمات میں سزائیں سنائی جاتی ہیں نیز عالمی سطح پر ہر معاشرے میں ایسی عبرت ناک سزائیں موجود ہیں۔ اب ذرا بات کر لیں کہ آیا ایک مسیحی کیلئے کیا سود مند ہے اور کیا نہیں تو اس مد میں رسول لکھتے ہیں: ہر شخص اعلٰی حکومتوں کا تابِعدار رہے کیُونکہ کوئی حکومت اَیسی نہیں جو خُدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خُدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ (رومیوں 13:1) ایک مسیحی جو بائبلی معاشرے میں موجود نہیں وہ تعزیراتی مقدمات کی مد میں اپنے اپنے ملک، علاقے، معاشرے کے قانون کا احترام کرنے کا پابند ہے اور یہ عین مسیح خداوند کی سنت، تعلیم اور نمونہ ہے۔ فریسیوں نے مسیح سے پوچھا کیا قیصر کو ٹیکس دینا چاہیے مسیح نے کہا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو۔ (متی 22:21) یعنی جو آئین نے طے کیا ہے وہ کرو۔ ایک جگہ اور مسیح فرماتے ہیں: اَے رِیاکار فقِیہو اور فریسیو تُم پر افسوس! کہ پودِینہ اور سونف اور زِیرہ تو دہ یکی دیتے ہو پر تُم نے شَرِیعَت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی اِنصاف اور رحم اور اِیمان کو چھوڑ دِیا ہے۔ لازِم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔ (متی 23:23) یعنی اپنے اپنے ملک کے آئین کے وفادار رہ کر خدا سے جوڑے ہوئے فرائض ادا کرنے میں بھی کوتاہی نہ برتی جائے یہ ہی میرے اور مسیحیوں اور کلی ایمانداراں بائبل کیلئے تعلیم نمونہ

---

* جُنب عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی ناپاک یا پلید شخص کے ہیں۔ اس مکالمے میں روبن صاحب کی طرف سے آگے یہ لفظ متعدد بار طنزاً ہارون مائیکل صاحب کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ (وقار آرئین خان)

سنت یا قانون ہے۔ایک مسیحی اپنے ملک کے آئین سے وفاداری کرتے ہوئے خدا حضور اپنے واجب فرائض ادا کر سکتا ہے مثلاً: ملک کا آئین کسی مسیحی کو سبت منانے سے نہیں روکتا یہ قانوناً جرم نہیں، کسی مسیحی کو بائبلی عیدیں منانے سے ملک کا آئین نہیں روکتا ہے یہ قانوناً جرم نہیں نہ ہی نماز صلوۃ و زکوۃ سے ملک کا آئین کسی مسیحی کو روکتا ہے یہ تمام امور ملک کے آئین سے وفادار رہ کر سرانجام دینا کسی مسیحی کیلئے مشکل نہیں۔اب ذرا کچھ بات کریں کہ جناب مرد، عورت اور سانپ کو سزا حکم عدولی کے سبب ملی یا شریعت کے سبب؟ تو جُنب جیسا کہ کہا جا چکا کہ آپکو بائبل بالخصوص شریعت کی تفہیم کی ردی بھر سمجھ نہیں وہ ایک بار پھر ثابت ہوا شریعت مجموعہ احکام ہے جو ایک ایسے معاشرے کے پنپنے بڑھنے کیلئے عطا کیا گیا جو خدا کی عین مرضی کے مطابق ہو۔آدم کو دیا جانے والا حکم کلی طور پر شریعت نہیں کہلائے گا وہ اس شریعت کا ایک کلاز یا جُز تو ہو سکتا ہے جو کسی خاص فرد کیلئے ہو مگر کلی طور پر مکمل شریعت نہیں۔اسکو ذرا اِس مثال سے سمجھیں: پاکستان کے آئین میں سترویں ترمیم کر کے ایک شق شامل کی گئی جس کے تحت تیسری بار وزیر اعظم نہیں بنا جا سکتا تھا یہ قانون تمام پاکستانیوں پر لاگو ہوتا مگر اس صورت میں جب وہ وزیر اعظم کے عہد کیلئے تیسری بار الیکشن میں کھڑے ہوتے ہیں۔اب ایک شخص قتل کرتا ہے اور عدالت میں اس پر مقدمہ چلنے کے بعد فاضل عدالت اس شخص کو پھانسی کی سزا تجویز کرتی ہے تو کیا ملک کا کوئی میڈیا ہاوس نیوز چینل یا اخبارات میں یہ شہ سرخی لگائے گا کہ فلاں بن فلاں کو اسلئے سزائے موت سنائی گئی کیونکہ ملک میں تیسری بار وزیر اعظم بنانا غیر آئینی ہے۔ہر گز نہیں! کیونکہ اس قانون کا اطلاق قتل کے قانون پر ہوتا ہی نہیں ہے۔اس ہی طرح جناب آدمؑ کے فعل کو کل شریعت سے منسوب کرنا جہالت ہے جنابِ آدمؑ نے اپنے کئے کی سزا پائی اور اس سزا کو نسل انسانی میں منتقل کیا جسکی مخلصی کیلئے بائبل اور شریعت کے خدا نے **مسیح کا قانون** مقرر کیا۔اگر آپ لفظ مسیح کے بارے میں کسی اچھی لغت سے رابطہ کریں تو معلوم ہو گا کہ اس سے مراد ایسے مقررہ شخص کی ہے جو مخلصی دینے والا یا نجات دہندہ ہے۔جنابِ آدمؑ نے حکم عدولی کی سزا پائی نہ کہ شریعت توڑنے کی اگر آپ اس بات سے نالاں ہیں کہ خدا نے آدمؑ کو ایسا حکم کیوں دیا تو بطور مسیحی میرا آپ جیسے ملحدین کو مشورہ ہوتا ہے کہ آپ اس مد میں کسی غار یا پہاڑ پر چند ماہ گزاریں اور اس سوال کو خدا کے سامنے رکھیں انشا المسیح مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔اور تو اگر آپ ہم سے ہی اسکا جواب چاہتے ہیں تو جُنب بطور مسیحی ہمارا جواب ہے کہ چونکہ ہم مخلوق ہیں اور وہ خالق لہذا ہم پر واجب ہے کہ اسکے ہر حکم پر آنکھیں بند کر کے عمل کریں بلکل ویسے ہی جیسے بطور انسان ہم اپنے والدین کی بات پر آمین کرتے ہیں۔اب دوبارہ بات کریں شریعت کے فوائد کی تو جیسا کہ آپ نے لکھا کہ قانون بھلائی کیلئے نہیں ہے۔ہم یہاں پیشگی معذرت کر کے ایک مثال آپکے سامنے رکھتے ہیں اگر آپکے کسی بھائی کا قتل ہو جائے تو کیا آپ قاتل کے خلاف قانونی کارروائی کریں گے۔؟(پیشگی معذرت) اگر آپ کے گھر کی کسی خاتون کی عصمت دری کی جائے تو کیا آپ عصمت دری کرنے والے شخص کے خلاف قانون کو حرکت میں لائیں گے یا نہیں۔؟اگر کوئی شخص آپکے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کیا آپ اِس واقعہ کی ایف آئی آر درج کروائیں گے یا نہیں۔؟آپ کا آپکو معلوم ہو، البتہ صاحبِ شعور حضرات تو یقیناً قانون جو انسانی فلاح و بہبود

کیلئے، معاشرے میں انصاف، عدل، استحکام اور ترتیب کو قائم رکھنے کیلئے موجود ہے کا استعمال کریں گے کیونکہ معاشرے میں اسکا ہونا نعمت سے کم نہیں۔ اس ہی طرح خدا نے اپنی چنندہ قوم کے وسیلہ سے بنو اسرائیل و غیر اسرائیلی ایمانداروں کو ایک سی شریعت عطا فرمائی۔ (گنتی 15:15) تاکہ وہ ایماندار افراد جو ابرؔہام اسحاؔق اور یعقوؔب کے خدا میں ایمان رکھتے ہیں وہ ایک ایسا معاشرہ زمین پر قائم کریں جو خدا کی عین مرضی کے مطابق ہو۔ اس خدائی شریعت میں سماجی و معاشرتی قوانین سمیت مذہبی رسومات پر مشتمل احکامات ہیں جو کہ ایک معاشرے کی ضرورت ہیں۔ اور یہ ہی شریعتِ خداوندی جو جناب موؔسیٰ بن عمرؔام کے وسیلہ ملی کی خوبصورتی ہے کہ وہ انسانی فلاح و بہبود کیلئے عنایت کی گئی تاکہ معاشرے سے آپ جیسے احمق اور بے شرع افراد کو الگ کیا جائے اور وہ ایمانداروں کو مسیح تک پہنچانے کیلئے استاد مقرر ہوئی تاکہ ایماندار حضرات ایمان اور اعمال حسنہ کے سبب خدا کی قربت کے وارث ہوں۔ (مکاشفہ 12:22) تبصرے کے آخر میں آپ نے کہا یہ مکالمہ کئی دن چلے گا اور آخر میں ہمیں پتا چلے گا کی ہمیں شریعت پر عمل نہیں کرنا ہے۔ خدا آپکو ایسی گمراہی مسیح کے نام پر پھیلانے پر کبھی معاف نہ کرے۔ (آمین) یہ **مکالمہ** اس ہی وقت ختم ہو جاتا ہے جب آپ مخالفِ مسیح کی طرح شریعت سے پھر جانے کی تعلیم دیتے ہیں۔ (دانی ایل 25:12) تاہم نو مرید ایمانداروں کیلئے ہم آخری سانس تک مخالفِ مسیح (ہارون مائیکل) کی تعلیم کا رد پیش کرتے رہیں گے تاکہ گمراہ کن عقائد کے سبب کوئی ایک روح بھٹک نہ جائے۔ ہم آپکو بتا دیں کہ مسیح کی باتوں جو شریعت کی اصل روح کو بیان کرتی تفاسیر ہیں ان سے سے بری ہونا کسی طور ایک ایماندار کیلئے ممکن نہیں! شریعت کہتی ہے کہ کسی عورت کے ساتھ فعل بد کی صورت میں زنا ہوگا مسیح کہتے ہیں دیکھا تو ہو گیا۔ (متی 5) اب اگر کوئی ایماندار شیطانی بہکاوے میں آکر بعد از ایمان کسی عورت کو بری نیت سے دیکھے تو وہ تو گیا یا پھر آپکی تعلیم کے تحت سارا دن بندہ پونڈی کرے اور رات کو سونے سے قبل توبہ کا عمل پڑھے اور اسکے سارے دن کے گناہ معاف اور اگلے دن پھر وہ ہی بداعمالی شروع کر دے۔؟ اگر یہ آپکی جامع تعلیم ہے تو لعنت ہے ایسی تعلیم پر! جو گناہ کرنے کی کھلی ڈلی اجازت دیتی ہے۔ جناب مسیح نے شریعت کی روح کو بیان کیا ہے۔ کہ زنا کی ابتدا تب سے ہی شروع ہو جاتی ہے جب انسان ذہن دل و دماغ میں اس حوالے سے خیال لائے جبکہ آپکے یہاں تو خیال لا کر بار بار توبہ کا عمل پڑھنے سے فردوس کے ٹکٹ مل رہے ہیں۔ سو باتوں کی ایک بات مسیح جو خود باشرع ایماندار تھے وہ ایک مسیحی کیلئے باشرع نمونہ چھوڑ گئے ہیں تاکہ اس پر چل کر ایک مسیحی ایماندار خدا کی بادشاہت کا وارث ہو۔ ایک مسیحی کیلئے عہد عتیق اور اسکے ماخذات اتنے ہی واجب العمل ہیں جتنے مسیح یسوع، انکے رسولوں اور ابتدائی رسولی کلیسیا کیلئے تھے۔ آخر میں میں گزشتہ سوالات دوہراتا ہوں اور انکے ساتھ کچھ نئے سوالات بھی پیش کر رہا ہوں جن کی مدد سے قارئین اور مجھے اس مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

سوالات

1) آپکے دانست میں کسی بھی معاشرے کو بنا شریعت آئین ضابطے کے چلانا کس طور ممکن ہے۔؟

2) کیاموجودہ دور میں آپکی دانست میں دنیا بھر میں تعزیراتی مقدمات کے تحت سزائیں نہیں دی جاتی ہیں؟

3) کیانیاعہد نامہ ایک ایسے معاشرے کادرس دیتاہے جس میں انارکی، بے راہ روی معاشرتی بے ترتیبی سب جائز ہے؟

4) آپکی نظر میں عہد عتیق کے خداکی کیاحیثیت ہے؟

5) آپکی نظر میں عہد عتیق کی کیاحیثیت ہے؟

6) خداوند مسیح کے زمانہ میں کوئی سی بائبل رائج تھی؟

7) خداوند مسیح کے صعود آسمانی کے بعد رسولی زمانہ میں کون سی بائبل رائج تھی؟

8) مسیح اپنی منادی کے دور میں کس بائبل پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے تھے؟

9) رسول اپنی منادی کس بائبل سے کرتے تھے اور کس بائبل پر عمل کرنے کی ترغیب ایمان داروں کو دیتے تھے۔

10) رسول کس بائبل کاسہارالیکر مسیح کاابن خدااور مسیح ہوناثابت کرتے تھے؟

ان سوالات کاجواب دیکر تشنگی رفع فرمائیں اور یاد رکھئے گاکہ آئندہ تبصرے میں ان سوالات کاجواب نہ آنا آپکے لاجواب ہونے کی دلیل ہوگااور میں آپکے کسی تبصرے کااسکے بعد جواب دینے کاپابند نہیں ہوں گا۔ صاحب پوسٹ (منتظم مکالمہ) سے التماس ہے کہ ان سوالات کے جوابات کویقینی بنایاجائے ودیگر مجھے طفلانہ طرز کے مکالمہ سے معذور سمجھا جائے۔

ہارون مائیکل: میں اپنے آخری کمنٹ میں لکھ گیا تھا کے یہ مکالمہ ابھی کئی دن چلنا ہے اس لیے سارے لوگ حوصلہ رکھیں۔ کچھ مصروفیات کی بناپر وقت نہیں دے پارہاہوں۔ **اچھاتوجناب روبن صاحب کی تشنگی دور کرنے کے لیے سوالات کے جوابات دینے پڑیں گے**۔ روبن صاحب کو پتہ ہوناچاہیے کے اس **مکالمہ** میں کسی نے کسی کے سوالات کے جوابات نہیں دینے ہر ایک نے اپناموقف پیش کرناہے ہر ایک کو پوری آزادی ہے کے وہ حقائق کے ساتھ کسی دوسرے کاموقف رد کرسکتاہے یہ کوئی بائبل کوئز نہیں ہورہا۔ دوسری بات جناب روبن صاحب پھر اپناموقف بیان کرتے ہوے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ان سے گذارش ہے کے حوصلے کے ساتھ بات کریں۔ **"شکریہ"** روبن العزیز صاحب نے سوالات کیے ہیں کافی۔ جوابات دیناضروری نہیں لیکن میں آپ کے سوالات کے متعلق اپناموقف بیان کروں گالیکن اپنے مضمون کوساتھ رکھ کر۔

1- آپ کاپہلاسوال کے کسی بھی معاشرے کوکسی آئین یاضابطے کے بغیر چلاناکس طور پر ممکن ہے۔

توجناب سنئے! ایک دنیاکا بادشاہ ہے جو کے انسان ہوتاہے اس کی عمر بھی محدود ہوتی ہے اور ایک اسرائیل کا بادشاہ جو کے خود خدا ہے اگر دیکھا جائے توخداکے بنائے ہوئے قوانین اور انسان کے بنائے ہوئے قوانین میں فرق ہوناچاہے۔ لیکن غور کرنے سے پتہ چلتاہے کے خدا بھی ویسی سزائیں ہی ترتیب دے رہاہے جس طرح کے انسان، توپھر کیافرق رہادونوں میں؟ کوئی بھی نہیں!۔ انسان توکمزور ہوتے ہوئے معاشرہ چلانے کے لیے سزائیں ترتیب دیتاہے خداتوخداہے اس نے بھی معاشرہ چلانے کے لیے سزائیں ہی ترتیب دی تھیں جوانسان کے

لیے پھندا بنی ہوئی تھیں۔ مضمون کے اندر رہتے ہوئے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کے خدا نے جب شریعت نہیں دی تھی اس وقت بھی لوگ اپنے معاملات حل کرتے تھے۔ خدا نے جو شریعت دی وہ بھی معاملات حل کرنے کے لیے لیکن وہ معاملات کو حل کرنے کا بہت سنگین طریقہ تھا جو کے آج کی دنیا میں قابل قبول نہیں۔ ایک عورت کو سنگسار کرنا جانور کو سنگسار کرنا مرد کو سنگسار کرنا لعنتیں ایسی شریعت تو کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

2- سزائیں دی جاتی ہیں۔

تو کیا سزائیں انسان کے لیے پھندا ہیں یا نہیں۔؟ کیا خدا ان سزاوں کے بغیر معاشرہ چلا سکتا ہے یا نہیں؟ یا پھر خدا بھی مجبور ہے کے وہ سزائیں مرتب کرے تا کہ وہ معاشرہ چلا سکے۔ شریعت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کے بہت سارے قوانین ہیکل سے متعلق ہیں اب ہیکل ہے ہی نہیں تو ایسی شریعت کیسے پوری کی جاسکتی ہے غور طلب بات! نیا عہد نامہ ہمیں انارکی یا بے راھروی کا درس دیتا ہے؟ ہر گز نہیں لیکن نیا عہد نامہ کچھ یوں بیان کرتا ہے کے ممکن نہیں کے بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرے۔ نا تو نے قربانیوں اور نذروں اور سوختنی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کو پسند کیا اور نا ان سے خوش ہوا حالانکے وہ قربانیاں شریعت کے موافق گذرانی جاتی ہیں۔ غرض وہ پہلے کو موقوف کرتا ہے تا کہ دوسرے کو قائم کرے۔ خدا انسان کو پیدا کرتا ہے اس میں سوچنے سمجھنے کی فطرت رکھتا ہے پھر خدا انسانوں کے مجمع کو چلانے کے لے قوانین بناتا ہے جو کے انسان کے لیے پھندا بن جاتے ہیں۔ انسان گناہ گار ٹھہرتا ہے اور پھر خدا کے جلال سے محروم ہو جاتا ہے۔

روبن العزیز: عزیز قارئین مسیح کے اسم اقدس میں **سلام! معزز صاحبِ پوسٹ، قارئین اکرام اور جُنب ہارونؔ مائیکل!** مجھے پورا یقین ہے کہ میرے گیارہ سوالات کا جواب نہیں آئے گا اس کے پیش نظر میں یہ اختتامیہ لکھ رہا ہوں۔ اگر مخالف فریق کی جانب سے میرے دس سوالات کا جواب آئے جو میرے موقف سے اختلاف رکھے تو میں ضرور ان اختلافات کا جواب کتابِ مقدس کی تعلیم اسکے سیاق و سباق تاریخ اور اس تفہیم کے تحت پیش کروں گا جو منجی عالم مسیح میرے خداوند نے اپنے رسولوں نبیوں کی معرفت ہم تک پہنچائی ہے۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ تبصرے میں کہا تھا کہ: کسی بھی مہذب معاشرے کے قیام اور اسکے پنپنے کیلئے شریعت، قانون، آئین یا ضابطے کا ہونا لازم و ملزوم ہے۔ یہ معاشرے میں اچھائی کی نشاندہی اور برائی کیلئے عبرت قائم کرنے کا سبب بنتا ہے اور کتابِ مقدس ایک ایماندار مسیحی، یہودی، یونانی یا دیگر غیر اقوم کے افراد کیلئے ایک بہترین نمونہ اور اعلی درجے کا ضابطِ حیات پیش کرتی ہے۔ جس پر چل کر نا صرف زمینی زندگی سنواری جاسکتی ہے بلکہ آنے والے جہاں کیلئے بھی اچھا خزانہ جمع کرنے کا موقعہ اس ہی کے تحت ہے۔ مسیح یسوع نے اپنے تمام زمینی ایام میں اس ضابطِ حیات کی پیروی کی اور اسکے مطابق زندگی بیتائی، اس ہی طرح انکے مقرر کردہ مبلغین نے بھی مرتے دم تک اس ہی کی پیروی کی اور اس پر ہی چلنے کا درس اپنی تصانیف کے ذریعہ دیا۔ مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے کے بعد ایمان داروں کو ہاتھ پر

ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا ہے نا ہی مسیح کا کفارہ خلاف شرع اعمال کا لائسنس ہے ایک ایماندار کیلئے ابتدائی کلیسا کی ہی طرح عہد عتیق واجب العمل کتاب کا درجہ رکھتا ہے۔ خداوند پڑھنے والوں کو فہم سمجھنے والوں کو توفیق اور سمجھ کر رد کرنے والوں کو سزا دینے پر قادر ہے۔(آمین)

سلام فی اسم المسیح معزز قارئین صاحب پوسٹ اور جُنب ہارؔون مائیکل جیسا کہ مجھے امید تھی کہ میرے سوالات کے جواب نہیں ملیں گے اور وہ ہی ہوا۔* **اول** تو جُنب کو بتاتے ہیں کہ یہاں حقیقتاً بائبل کوئز نہیں چل رہا ہے اور اگر چل رہا ہوتا تو بھی جُنب آپ پہلے ہی راؤنڈ میں منہ کی کھا کر دفان کر دئے جاتے۔ **دوئم** نہ تو میں اتنا ویلا ہوں نہ ہی کوئی اور معزز قاری اتنا فارغ ہے کہ آپکے منہ سے نکلنے والا لباب دار جھاگ میں لپٹا ہذیان پڑھنے سننے کو یہاں بار بار آتا رہے۔ **سوئم** ہم اپنا اپنا موقف دے چکے اب باری اس موقف پر جرح تنقید اور سوال کی ہے آپ چونکہ علمی طور پر ٹٹ پونجیے ہیں اسلئے آپ کو مکالمہ کے رموز سے واقفیت نہیں۔ **چہارم** میں اختیامیہ پیش کر چکا میری جانب سے اس مکالمہ کا اختتام سمجھا جائے جلد ہی صاحبِ پوسٹ کو ایک عدد پی ڈی ایف فائل ارسال کر دی جائے گی جس میں آپ جُنب کے تمام تبصرے مع میرے جوابات کے موجود ہوں گے تاکہ صاحب پوسٹ اسکو کسی ایسے پلٹ فارم سے اپ لوڈ کر سکیں جس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں اور انکو آپ جیسے احمق (جس نے کہا کوئی خدا نہیں) اور ایک مسیحی کے ایمان میں امتیاز کرنے کا موقعہ مل سکے۔ **پنجم** آپ نے کہا انسان اور خدا کے بنائے ہوئے قوانین میں فرق ہونا چاہیے تاہم آپ نے کوئی ایسا فرق بیان نہیں کیا جس سے ہمیں سمجھنے میں آسانی ہوتی آپ فرماتے ہیں خدا اور انسان دونوں سزا ترتیب دیکر معاشرہ چلا رہے ہیں فرق کیا ہے سزائیں انسان کیلئے پھندا ہیں۔

الجواب: سب سے پہلے آپکو بتاتے چلیں عہد عتیق اور عہد جدید کا ایک ہی خدا ہے فرق نہیں۔۔(عہد جدید جس میں سے آپ نے عبرانیوں کا حوالہ پیش کیا) آپ سے ہم نے سوال نمبر 4 اور 5 اسلئے کیا تھا تاکہ آپکے گندے گھٹیا اور ناپاک خیالات سے قارئین کو آگاہی ہو سکے مگر چونکہ آپکے دل میں کینا اور بغض بھرا ہوا ہے اسلئے آپ نے منافقت سے کام لیا بہرحال تو جناب انسان اور خدا کے بنائے قانون میں واضع فرق یہ ہے کہ انسانی قانون کوئی بھی انسانی حکومت وقت کی منشا، اپنی سبقت خود نمائی اور خود پسندی کے تحت بدل سکتی ہے جبکہ خدائی قانون کسی طور بدلنے کا نہیں نہ ہی اسکا ایک نقطہ یا شوشہ مٹ سکتا ہے نہ تبدیل ہو سکتا۔(متی 17:5)

---

*یہ تبصرہ ''اختتامیہ کے بعد لکھا گیا اور پوسٹ (شائع) کیا گیا۔ عین اس وقت جب اختیامیہ پیش کیا گیا اس وقت ہارؔون مائیکل کی جانب سے اعتراضات کا سلسلہ شروع ہو گیا جسکے جواب میں روبؔن العزیز صاحب نے ''سلام فی اسم المسیح'' سے شروع ہونے والا جواب قارئین اکرام اور ہارؔون مائیکل کیلئے پیش کیا۔(وقار آرئین خان)

|*سزائیں پھندا*

آپ فرماتے ہیں **سزائیں پھندا ہیں** یہ آپکی جہالت ہے **!** آپکے احمق ہونے کی نشانی ہے۔ مثال سے سمجھیں: (پیشگی معذرت) فرض کریں ہمارے معاشرے میں ریپ اور قتل کی سزا نہ ہو اور کوئی شخص آپکی بہن کا ریپ کر دیتا ہے یا آپکے بھائی کا قتل کر دیتا ہے تو اس صورت میں آپ کیا کریں گے ؟ تین ہی کام ممکن ہیں یا تو آپ **خود اُس شخص سے بدلہ لینے کو نکل کھڑے ہوں گے** یا پھر **خودکشی کرلیں گے** یا پھر **خاموشی اختیار کرلیں گے**۔ آپکے **خودکشی** کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا معاشرے میں سے ایک کند ذہن شخص ہی کم ہو گا ہاں البتہ آپ آپشن تین یا ایک کا استعمال کرتے ہیں تو اسکے کچھ نتائج برآمد ہوں گے۔ آپشن تین سے یہ ہو گا کہ مجرم دلیری پکڑے گا کل آپکے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا تو پرسوں کسی اور کے ساتھ یہ ہی سب کر کے وہ معاشرے میں بے لگام گھومتا رہے گا قانون کی عدم موجودگی میں اسکے پاس کھلا ڈلا گھومنے کا جواز موجود رہے گا۔ آپشن ایک کا استعمال کرنے پر معاشرے میں قتل یا ریپ جیسی وبا پھوٹ نکلے گی پہلے اس نے آپکی طرف کیا پھر بدلے میں آپ نے اسکی طرف کیا اور پھر بدلے میں اسکی طرف سے ہو گا اور یہ سلسلہ یوں ہی اگلی نسلوں میں منتقل ہوتا رہے گا۔ اسکو کہتے ہیں **معاشرے میں انارکی، دہشت، بے ترتیبی جرائم کی افزائش وغیرہ** (جس سے آپ نے بہرہ ہیں) اس سب کی روک تھام کیلئے خدا کی طرف سے قانون سازی کی گئی اور نبی کے وسیلہ اسکا نفاذ کیا گیا تاکہ معاشرے میں عبرت قائم رہے۔ اب سزائیں پھندا کیسے ہیں یہ تو آپ جیسے احمق اور جاہل انسان کو ہی معلوم ہو بہر حال ایک اور مثال سے اسکو سمجھیں: آپ بازار سے چوہے مارنے کا زہر خرید کر لاتے ہیں جس پر درج ہے کہ اسکو چوہوں کو دینے کے سوا خود نہ نگلیں ورنہ خطرناک نتائج برآمد ہوں گے آپ اس انتباہ کو پڑھنے کے باوجود اسکو کھلاتے ہیں تو اس میں کس کی غلطی ہو گی؟ چوہوں کی؟ دواساز کمپنی کی؟ بوتل کی؟ یا پھر آپ جیسے جاہل اور احمق انسان کی؟ یقیناً آپ جیسے مطلق جاہل کی ہی غلطی شمار کی جائے گی کیونکہ دواساز کمپنی نے دوائی فاعدہ کیلئے بنائی تھی اور اوپر انتباہ بھی درج کی خدا نے آپکو شعور بھی دیا مگر آپ ہی احمق تھے جس نے مضر اثرات کی پرواہ کئے بنا اسکو نگل لیا۔ اس ہی طرح قانون میں موجود سزائیں پھندا نہیں بلکہ وہ افعال پھندا ہیں جو ان سزاؤں کے حرکت میں آنے کا سبب بنتے ہیں۔ اگر ابھی بھی سمجھ نہیں آئی ہو تو کسی اچھے سے دماغی امراض کے ماہر سے رجوع فرمائے گا۔

خیر آگے بڑھتے ہیں: شریعت کے دیئے جانے سے قبل بھی ایمانداروں کو فرداً فرداً احکامات دئے جاتے رہے ہیں یاد رہے کہ شریعت کے دئے جانے سے قبل پہلے کوئی قوم نہ تھی بلکہ ایک ایماندار گھرانہ تھا جسکی لڑی چلی آرہی تھی کتابِ مقدس بتاتی ہے کہ اس گھرانے کو نظم وضبط کو قائم رکھنے کیلئے مختلف انفرادی احکامات دئے جاتے رہے ہیں مثلاً پیدائش 17 میں افزائش نسل کیلئے ختنہ کا حکم (عہد ابراہام کا نشان) ملاحظہ فرمائیں یعنی اس وقت اس مقدس گھرانے کو قوم میں تبدیل ہونے کیلئے افزائش نسل کی ضرورت تھی سو خدا نے اس مد میں اسکی فلاح وبہبود کیلئے ختنہ کو نشان ٹھہرایا تاہم بعد ازاں اس گھرانے کے قوم کی صورت اختیار کرنے اور اقوام عالم میں انکے امتیاز کیلئے خدا

نے ایک ضابطہ حیات پیش کیا جو دیسی اور پردیسی دونوں کیلیئے ایک سا تھا۔ (گنتی 15:15) خدا مجبور ہے کہ سزاؤں کے بغیر معاشرہ نہیں چلا سکتا ہے؟ جیسا کہ ہم نے اوپری سطور میں کسی بھی معاشرے میں سزاؤں کے وجود کی افادیت بیان کر دی ہے وہ کافی ہونی چاہیے کہ کوئی بھی مہذب معاشرہ بنا سزا کے وجود نہیں رکھ سکتا ہے یہ سزائیں انسانی بھلائی کیلیئے موجود ہیں۔ اب بات کریں کہ **شرعی زمانہ میں معاملات کو حل کرنے کا طریقہ کار سنگین تھا** وغیرہ وغیرہ۔۔۔ تو یہ آپ کا ذاتی خیال ہے جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ کئی ممالک میں ڈیتھ پینلٹی کے اپنے اپنے طریقہ کار موجود ہیں کوئی پھانسی دیتا ہے، کوئی گلہ کاٹتا، کوئی پول پر باندھ کر گولیاں مارتا ہے تو کوئی برقی کرسی پر بیٹھا کر کرنٹ جسم میں چھوڑ دیتا ہے۔ اسکا فیصلہ آپکی پسند نہ پسند پر نہیں بلکہ قانون آئین شرع کی روح کرے گی آیا کس عمل کی سزا کتنی عبرت ناک ہو۔ ہم اپنے گزشتہ تبصرے میں اس پر مفصل جرح کر چکے ہیں مگر آپکی سوراخ دار عقل دانی میں یہ باتیں آکر بہہ جاتی ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور؟ یقیناً یہ آیت آپ جیسے احمق کیلیئے ہی کلام میں درج ہے:

"جس طرح کتا اپنے اُگلے ہوئے پھر کھاتا ہے اُسی طرح احمق اپنی حمایت کو دہراتا ہے۔" (امثال 10:26)

آپ نے تین مثالیں پیش کیں۔

۱) عورت کو سنگسار کرنا۔ ۲) جانوروں کو سنگسار کرنا۔ ۳) ہیکل کی عدم موجودگی میں احکامات کا نفاذ۔

عورت کو سنگسار کرنے پر ہم بحث کر چکے دوبارہ وہ ہی مثال پیش کر دیتے ہیں مگر اس بار معذرت کئے بنا۔ اگر آپ کی ہونے والی بیوی آپ سے قبل کئی مردوں کے ساتھ جسمانی تعلقات قائم کر چکی ہو تو کیا آپ اسکو اپنی منکوحہ ہونے کیلیئے قبول فرمائیں گے یا کوئی بھی صاحب عقل کسی ایسی خاتون سے بیاہ کرنے کا خواہش مند ہو گا جو پہلے ہی سے اپنی عزت و ناموس لُٹا چکی ہو؟ مشرقی معاشرے میں تو قطعی ایسی بے ہودگی کو قبول نہیں کرتا ہے۔ ایسی معاشرتی بدکاری کو روکنے کیلیئے ایک سزا مقرر کر دی گئی تا کہ اسکا خوف معاشرے میں قائم رہے۔ یہ مشرقی روایات کے عین مطابق اور اخلاقی حدود کی پاسداری کیلیئے ہے اس میں معیوب جیسا کیا ہے؟ **جانوروں کو سنگسار** کرنے کی آیات آپکو کتاب مقدس سے پڑھ لینی چاہیں تھیں۔ بلفرض آپ نے اپنی شادی کی ضیافت کیلیئے کوئی جانور خریدنا ہو اور وہ جانور اپنے پہلے مالک کے پاس فعل بد کا شکار ہو یعنی اسکے ساتھ سیکس کیا گیا ہو تو کیا آپ ایک ایسا جانور خرید کر اسکو خود اور مہمانوں کو کھلانا پسند کریں گے؟ اگر کریں گے تو بھئی فٹے منہ آپکے اور اگر نہیں کریں گے تو جناب آپ یہ بھی نہیں چاہیں گے کہ کوئی دوسرا اسکو تناول فرمائے اسلیئے حکم ہوا کہ ایسا کوئی بھی جانور ہو جسکے ساتھ فعل بد یعنی سیکس کیا گیا ہو کرنے والا مرد اور وہ جانور دونوں سنگسار کئے جائیں تا کہ ایماندار لوگ حرام حلال میں تمیز کر کے کھائیں۔ شریعت کا مطالعہ پتا نہیں آپ جیسے کند ذہن جاہل اور احمق نے کب کیا ہے؟ بہر حال مبلغین شرع سے آپ نے سن رکھا ہے کہ کئی **شرعی احکامات ہیکل سے منسوب ہیں اور ہیکل کی موجودگی میں ہی ان پر عمل درآمد**

ممکن نہیں ہے اور یہ سچ ہے تاہم کل شریعت ہیکلی احکامات پر مبنی نہیں کئی احکامات انفرادی ہیں کئی احکامات اجتماعی (معاشرتی) ہیں تو کئی اخلاقی قدروں سے علاقہ رکھتے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے ماں کا بدن بے پردہ نہ کرنا۔۔۔ اب کیا آپ ہیکل کی غیر موجودگی میں اپنی والدہ کے ساتھ جماع کریں گے کیونکہ ہیکل نہیں ہے؟ کہا گیا سور نہ کھانا تو کیا آپ سور کھائیں گے کیونکہ ہیکل نہیں ہے؟ اصل غور طلب بات تو یہ ہے جناب جس پر آپ غور نہیں کر رہے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے کہا **نیا عہد نامہ انار کی کا درس نہیں دیتا ہے اور نیچے آپ نے عبرانیوں کے خط سے قربانیوں کی مد میں آیات پیش کردی۔** مجھے آپکی تعلیمی قابلیت پر شک ہے آپ نے شاید مشکل سے میڈل بھی پاس نہیں کیا ہے وگرنہ قربانیوں اور انار کی میں آپکو فرق معلوم ہوتا کیا قربانی ادا کرنے سے معاشرے میں انار کی پھلتی ہے؟ آپکو تو عید بکرا اور سنت ابراہیمی کی توہین کرنے پر سزا مل سکتی ہے۔ قربانیاں ایک الگ موصوف ہے جس پر خدا نے چاہا تو ہم نو مریدوں کے ساتھ حقائق بانٹیں گے فی الزمانہ وقار آرئین خان کی جانب سے اعمال 17:24 کی تفسیر اور حنین بھائی کا آرٹیکل شریعت اور قربانیاں کا حوالہ دئے دیتے ہیں کہ ان سے رجوع کریں۔ اب ہم ذرا انتشاری بات کرتے ہیں: **غرض وہ پہلے کو موقوف کرتا ہے تاکہ دوسرے کو قائم کرے۔** آپ کسی اچھے ترجمہ سے رجوع فرمائیں جو فوٹ نوٹس دے عبرانیوں کے یونانی متن میں لفظ عہد موجود ہی نہیں ہے لہذا اس سے کوئی نظریہ اخذ کرنا معقول نہیں نہ ہی یہ نظریہ مستند ہوگا۔ اگر آپکی دانست میں ہم نے کوئی غیر عقلی غیر بائبلی یا الہام کی نفی کی ہے تو ازراہ کرم ہمیں اصل متن کے اس نسخے کا نام سند تاریخ وغیرہ بتا کر شرمندہ کریں جس میں لفظ عہد موجود ہے۔ سو باتوں کی ایک بات شریعت آئین قانون ضابطے معاشرے کی ضرورت ہیں اور یہ سود مند ہے انکی غیر موجودگی انسان کو مہذب نہیں بلکہ حیوان بناتی ہے۔ جیسا کہ بائبل میں لکھ ہے:

"حیوان خصلت نہیں جانتا اور احمق اِسکو نہیں سمجھتا ہے۔ (زبور 6:92)"

آخر میں کتاب مقدس کی چند دیگر آیات پیش کر کے اس تبصرے کے اختتام کی جانب بڑھنا چاہوں گا۔

- خداوند کا خوف علم کا شروع ہے لیکن احمق حکمت اور تربیت کی حقارت کرتے ہیں۔ (امثال 7:1)
- اَے نادانو! تم کب تک نادانی کو دوست رکھو گے؟ اور ٹھٹھا باز کب تک ٹھٹھا بازی سے خوش رہیں گے اور احمق کب تک علم سے عداوت رکھیں گے؟ (امثال 22:1)
- اَے قوم کے حیوانو! ذرا خیال کرو؟ اَے احمقو! تمہیں کب عقل آئے گی۔؟ (زبور 8:94)

- اَے خُداوند! مُبارک ہے وہ آدمی جِسے تُو تنبیہ کرتا اور اپنی شریعت کی تعلیم دیتا ہے۔ تاکہ اُسکو مُصیبت کے دِنوں میں آرام بخشے جب تک شریر کے لئے گڑھا نہ کھودا جائے۔ (زبور 94:12-13)
- احمق نے اپنے دِل میں کہا ہے کہ کوئی خُدا نہیں۔ وہ بگڑ گئے۔ اُنھوں نے نفرت انگیز کام کئِے ہیں۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ (زبور 14:1)
- دانا ڈرتا ہے اور بدی سے الگ رہتا ہے پر احمق جھنجھلاتا ہے اور بیباک رہتا ہے۔ (امثال 14:16)
- اب سب کچھ سُنایا گیا۔ حاصل کلام یہ ہے۔ خُدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرض کُلی یہی ہے۔ کیونکہ خُدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا۔ (واعظ 12:13-14)

آخر میں میں اپنے **دس سوالات** دوبارہ پوسٹ کر رہا ہوں امید ہے کہ اگلی بار بھی انکا کوئی خاطر خواہ جواب نہیں آئے گا۔

- آپکی دانست میں کسی بھی معاشرے کو بنا شریعت آئین یا ضابطے کے چلانا کس طور ممکن ہے۔؟
- کیا موجودہ دور میں آپکی دانست میں دنیا بھر میں تعزیراتی مقدمات کے تحت سزائیں نہیں دی جاتی ہیں کیا یہ بوجھ اور پھندا تصور کی جاتی ہیں یا کی جانی چاہیں؟
- کیا نیا عہد نامہ ایک ایسے معاشرے کا درس دیتا ہے جس میں انارکی، بے راہ روی معاشرتی بے ترتیبی سب جائز ہے؟
- آپکی نظر میں عہد عتیق کے خدا کی کیا حیثیت ہے؟
- آپکی نظر میں عہد عتیق کی کیا حیثیت ہے؟
- خداوند مسیح کے زمانہ میں کون سی بائبل رائج تھی؟
- خداوند مسیح کے صعود آسمانی کے بعد رسولی زمانہ میں کون سی بائبل رائج تھی؟
- مسیح اپنی منادی کے دور میں کس بائبل پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے تھے؟
- رسول اپنی منادی کس بائبل سے کرتے تھے اور کس بائبل پر عمل کرنے کی ترغیب ایمان داروں کو دیتے تھے؟
- رسول کس بائبل کا سہارا لیکر مسیح کا ابن خدا اور مسیح ہونا ثابت کرتے تھے؟

ہارون مائیکل: روبن صاحب کہہ رہے ہیں کے ان کی طرف سے اختتام سمجھا جاے وہ اُن کی اپنی مرضی ہے اُن سے پوچھا جائے کے کس نے کہا کے خدا نہیں اپنی طرف سے بڑکیں کم ماریں اور کمنٹ غور سے پڑھا کریں۔ انسان نے معاشرہ چلانے کے لیے سزائیں مرتب کی خدا نے بھی کی جہاں تک بغض کی بات کر رہے ہیں تو بغض یا حسد اس کا آپ کو کیسے پتہ چل گیا جناب آپ معذرت نا کریں بلکہ مثال اپنے اوپر لے جائیں جس میں کوئی آپ کی بہن کا ریپ کر دیتا ہے پھر آپ نے جو تینوں آپشن دی ہیں ان کو اپنے اوپر اطلاق کروائیں کیوں کے اس بات یا مثال کا تعلق ہمارے ٹاپک سے نہیں آپ بار بار معاشرے میں عبرت قائم کرنا چاہ رہے ہیں خدا نے انسان کو بنایا اور اس

میں خود ہی یہ ساری باتیں ڈال دی اور اب خود ہی خدا اُس کو روکنا چاہ رہا ہے تو سزا مرتب کر رہا ہے خدا وہ گناہ والا پرزہ ہی تبدیل کیوں نہیں کر دیتا روبن صاحب آپ کو بار بار بتایا جارہا ہے کے شائستہ زبان استعمال کریں لیکن آپ پھر جاہل جاہل کی رٹ لگائی ہوئی ہے۔

جانور کو سنگسار کرنا

خدا معاف کرے بہت مضحکہ خیز مثال دی ہے آپ نے کے ایسا جانور جو بد فعلی کا شکار ہوا ہو کیا کوئی اس کا پکوان کھانا پسند نہیں کرے گا اس لیے اس کو سنگسار کر دیا جائے انسان تو انسان جانور بھی نہیں بچ رہے شریعت کی سزاوں سے جناب ایسے جانور پر اتنا ظلم کرنے کی بجائے اس کو جنگل میں چھوڑ دیا جائے یا ذبح کر کے کسی چیتے شیر کو ڈال دیا جائے بس سنگسار کرنا ہی رہ گیا ہے؟ وہ بھی ایک بے زبان جانور کو اب یہ بات آپ کی عقل دانی کے سوراخ میں لازمی گھسے گی کچھ احکام ہیکل کی موجودگی کے بغیر پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے خدا نے وہ ہیکل ہی ختم کر دی اور اس سے متعلقہ تمام احکام اب انتظار فرما رہے ہیں کے کب ہیکل بنے اور وہاں پر وہ احکامات پورے ہوں اس کا مطلب ہے کے خدا کے کچھ احکام ہیکل کے محتاج ہیں مختصر بات یہ کے کوئی بھی پوری شریعت پر عمل نہیں کر سکتا کیوں کے وہ چیزیں ہی میسر نہیں ہیں یعنی لوگ پاک نہیں ہو سکتے گناھگار خدا کے جلال سے محروم اور لعنتی ٹھہرتے ہیں۔ **اور آپ بار بار کچھ سوالات تحریر کر دیتے ہیں ان سوالات کا جواب دینا میرے لئے ضروری نہیں اس لیے بار بار یہ سوالات لکھ کر اپنا ٹائم مت ضائع کریں۔** سب باتوں کا خلاصا لکھنے لگا ہوں **اول** یہ بات کے جس شریعت کا لوگ ڈھنڈھورا پیٹ رہے ہیں ان پر کوئی بھی عمل نہیں کرتا نا وہ سزائیں دی جاتی ہیں اور نا ہی کسی بھی شخص کو وہ قابل قبول ہیں **دوئم** یہ کے ان کو بہت ساری شریعت کی باتوں کی خود سمجھ نہیں ہے کے اس کو ماننا کیسے ہے مثال تم دو ریشوں سے بنا ہوا کھڑا نا پھننا اب سارے لوگ ہی دو ریشوں سے بنے ہوے کپڑے پھنتے ہیں جیسے واشنگ وئیر کا سوٹ لیں تو اس میں کاٹن اور پولی ایسٹر مکس ہوتا ہے خیر یہ باتیں ان کے اوپر سے گزر جاتی ہیں۔ **سوئم** یہ کے کوئی بھی پوری شریعت پر نا تو عمل کر پایا اور نا کر پائے گا اور آخر کا گناھگار ثابت ہو گا **چہارم** یہ کے جناب روبن صاحب کو اس بات کی سمجھ ہی نہیں آ رہی کے جو چیز انسان کے لئے موت کی نوید لے کر آئی ہو وہ کیسے انسان کے لیے فائدہ مند ہوئی ابھی میں نیا عہد نامے کا کوئی حوالا نہیں دیا۔ جناب فرماتے ہیں کے کیا کوئی ایسی عورت سے شادی کرے گا جو پہلے سے کسی مرد کے ساتھ رنگ رلیاں منا چکی ہو اور ایسی عورت کے لیے جو زناکار ہو شریعت میں سزا سنگسار کرنا ہے لیکن یسوع نے ایسی عورت کو معاف کیا اور اس سے کہا کے جا، دوبارہ گناہ نہ کرنا۔ یسوع نے آ کر معافی کا در کھولا ورنہ یہودیوں کو جو بھی زناکاری کرتے ملتا تھا اس کو سنگسار کر دیتے تھے۔ دوسری بات یہ کے کوئی بندہ ان کے مطابق ایسی عورت سے شادی کیسے کرے گا جو کسی اور مرد کے ساتھ سیکس کر چکی ہو تو جناب کو پتہ ہونا چاہیے کے طلاق یافتہ عورت بھی پہلے کسی نا کسی مرد کے ساتھ سیکس کر چکی ہوتی ہے شریعت اس کے ساتھ تو شادی کی اجازت دے رہی ہے۔

روبن العزیز: **السلام !** جُنب ہارونؔ الجاہل صاحب ہم نے کوئی بڑک نہیں ماری بلکہ آپکی تحاریر سے جو امر ثابت ہیں یعنی آپکا کند ذہن، جاہل، احمق ناپاک خیالات، حاسد شرع، بغض شرع وغیرہ ہم نے اسکو ہی کوٹ کیا ہے اگر حقیقت آپکو پریشان کرتی ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ آپکو مثالیں بھی پریشان کرتی ہیں تو آپ خاموشی سے فیس بک کا استعمال کریں لڑکیاں پھنسائیں، گورے گھیرئیں یا کھڈے کھو میں جائیں ہماری بلا سے دوران **مکالمہ** اس طرح کی صورت حال پیش آئے گی آپکو برداشت کا مادہ پیدا کرنے اور مکالمہ کے رموز سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم معاشرے میں عبرت قائم کرنا نہیں چاہ رہے بلکہ یہ ایک یونی ورسل فیکٹ (کائناتی حقیقت) ہے کہ معاشرے میں برائی کیلئے عبرت اور اچھائی کی تحسین لازم امر ہے چونکہ آپ شاید نئے نئے مریخ سے یا پھر افریقہ کے وحشی قبائل سے مہذب دنیا میں آئے ہیں اسلئے آپ مسلسل جہالت پر آمادہ ہیں ہم کتاب مقدس کی آیت پیش کر دیتے ہیں جو آپ پر صادق آتی ہے۔

"جس طرح کتا اپنے اُگلے ہوئے پھر کھاتا ہے اُسی طرح احمق اپنی حماقت کو دہراتا۔" (امثال 26:11)

آپ نے کہا خدا نے انسان کو بنایا اور خود ہی اس میں سب چیزیں ڈال دیں۔۔۔ خدا انسان سے گناہ والا پرزہ ہی کیوں نہیں تبدیل کر دیتا ہے۔؟ یہ ایک خالصاً ملحدانہ (وہ جو خدا کے منکر ہیں) اعتراض ہے جو نا صرف عہد عتیق بلکہ عہد جدید پر بھی کیا جاتا ہے۔ اسکو ایک مسیحی نہیں دوہرا سکتا ہے کیونکہ وہ تخلیق آدم کی توجیہ سے واقف ہے آیئے ہم پہلے عہد جدید کے ماخذات پر بھی اس اعتراض کو پھیلا لیں اسکے بعد اسکی توجیہ بیان کرتے ہیں۔ خدا انسان سے گناہ کا پرزہ کیوں نہیں نکال دیتا تاکہ وہ آنکھیں بند کر کے ایمان لائے اور مجرم نہ ٹھہرایا جائے۔ (مرقس 16:16) خدا انسان سے گناہ کا پرزہ کیوں نہیں نکال دیتا تاکہ وہ ابدی ہلاکت کا شکار نہ ہو اور نہ آگ اور گھندک کی جھیل میں ڈالا جائے۔ (مکاشفہ 20:15) اب ذرا تخلیق آدم کی توجیہ ملاحظہ ہو: خدا نے انسان کو فری وِل (آزاد مرضی) کے ساتھ پیدا کیا خدا نے ربورٹ بنا کر ان میں اپنا مطالبہ انسٹال نہیں کیا بلکہ اسکو شعور عطا فرمایا اور اچھائی برائی اسکے سامنے رکھ دی۔ یعنی اگر تم گناہ کرو گے تو گناہ کی سزا ہے جیسا کہ عہد جدید کہتا ہے: گناہ کی مزدوری موت ہے۔ (رومیوں 6:23) اس میں آپکی بات جوڑتے ہیں کہ یسوع مسیح نے آکر معافی کا راستہ کھولا ورنہ پہلے یہودی جسکو زنا کرتے پاتے اسکو سزا دے دیتے تھے۔ تو یسوع مسیح کے بعد کیا آپکو اور آپکے خاندان کو زنا کرنے کا سرٹیفکیٹ مل گیا؟ کیا آپ کوئی ایسی تاریخی شہادت فراہم کر سکتے ہیں جس سے ثابت ہو یسوع مسیح کے بعد مسیحی کلیسا نے تعزیراتی مقدمات شرعی طور پر سرانجام دینے بند کر دئے تھے ایسی کوئی ایک شہادت پیش کریں میں اپنے موقف سے عہد برا ہونے کو تیار ہوں۔ یسوع مسیح کے زمانہ اور اسکے بعد بھی مسیحی کلیسیا صدر عدالت کے جائز اور شرعی احکامات کو مانتی آئی ہیں جیسا کہ اعمال کی کتاب سے ظاہر ہے۔ آپکو اسکو رد کرنے کیلئے ٹھوس تاریخی یا الہامی دلیل دینے ہو گی۔ مابعد آپکا اعتراض کے خدا نے انسان سے گناہ کا پرزہ کیوں نہیں نکالا تو مسیح کے کفارے پر بھی شک پیدا کر دیتا ہے کہ جب کفارہ ہو گیا تو انسان آج بھی گناہ کیوں کر رہا ہے؟ کفارہ کے بعد یہ پرزہ

کیوں نہیں نکالا گیا؟ ہم بتاتے ہیں کیونکہ خدا نے انسان کو آزاد مرضی کے ساتھ پیدا کیا اچھائی برائی اس پر ظاہر کر دی ہے اگر وہ برائی کرے گا تو اسکا انجام اسکو یہاں اور آنے والے جہاں دونوں میں بھگتنا ہو گا۔ (مکاشفہ 15:20) **جانوروں کو سنگسار کرنا** آپ نے کہا ہم نے مضحکہ خیز مثال دی مگر آپکے مطابق فعل بد کا شکار ہوئے جانور کو ذبح کر کے شیر چیتے کو کھلانا بہت ہی عقلی بات ہے اس سے جانور کی شاید جان بچ جائے گی آپکی عقل پر ہمارے دونوں ہاتھوں سے لعنت ہے۔ یعنی ذبح کر کے شیر چیتے کو دینا ظلم نہیں؟ شاید آپ نے سبزی خور افراد کے خیالات نہیں پڑھے ہیں انکی دانست میں کسی بھی جانور کو ذبح کرنا ایک ظلم ہے یہاں تک کہ وہ انڈے کھانے کو بھی قتل کے مترادف سمجھتے ہیں سو آپکی اس جہالانہ تاویل کو اگر وہ سن لیں تو یقیناً وہ یہ ہی کہیں گے کہ کیا مضحکہ خیز مثال ہے۔ جانور کو سنگسار کرنے کا حکم کی توجیہ ہم بتا چکے ہیں یہ جانوروں انسانوں دونوں کی بھلائی کیلیئے ہے اس پر کسی جاہل مطلق کی ذاتی پسند نہ پسند کو مدِ نظر نہیں رکھا جاسکتا ہے الٰہی قانون پر کسی ٹچے انسان کی منشا کسی طور قابل قبول نہیں! بے زبان جانور ذبح کیا جائے تو یہ ظلم نہیں اور اگر سنگسار کیا جائے تو یہ ظلم ہے ویسے ظلم کی یہ تعریف آپ جاہل مطلق نے کس لغت سے اخذ کی ہے۔؟ **ہیکلی احکامات** آپ نے کہا **خدا نے ہیکل ختم کر دی سو احکامات کی سرانجام دہی کیلیئے اب احکام ہیکل کے محتاج ہیں۔ جی بلکل ہیں!** جس طرح ٹریفک سگنل کا قانون روڈ پر نفاذ ہوتا ہے اسہی طرح ہیکلی احکامات ہیکل سے منسوب ہیں ہیکل تاریخی طور پر پہلے مرتبہ موقوف نہیں ہوئی بابلی فارسی مادی ایسری کے زمانہ میں بھی اہل شرع اس سے محروم رہے تاہم کتابِ مقدس شاہد ہے کہ تمام انفرادی شرعی احکامات ایمان داروں نے ہیکل کی عدم موجودگی میں بھی ادا کئے اس وکسی طور شریعت کے منسوخ ہونے یا پھر شریعت کی افادیت کم ہو جانے کا ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے اسیری کے بعد ایماندار اس ہی طور شریعت کے تمام جملہ امور کو سرانجام دینے لگے جیسا کہ درج ہے۔ شریعت کسی کو لعنتی نہیں ٹھہراتی بلکہ اسکے افعال ٹھہراتی ہیں آپ جیسے احمق کم عقل اور جاہل لوگ رسولوں کی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے آرہے ہیں مثال سے سمجھیں:

"مسیح نے کہا جو ایمان لائے بپتسمہ لے نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔" (مرقس16:16)

اس سے کیا نتیجہ اخذ کریں؟ آیا یہ حکم مجرم ٹھہرا رہا ہے یا پھر یہ شرط مجرم قرار دے رہی ہے یا پھر ایمان انسان کو مجرم بنانے کا سبب بن گیا ہے؟ در حقیقت مسئلہ نفی یعنی نافرمانی کا ہے یعنی نافرمان مجرم ٹھہرایا جائے گا اور یہ ہی شریعت کی روح ہے کہ شریعت سے بغاوت کرنے والا مجرم ہے جیسا کہ رسول فرماتے ہیں:

"جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔" (1-یوحنا4:3)

در حقیقت آپ ابلیس، مخالف مسیح گناہ گار، مکروہ، احمق، بد کردار انسان ہیں اور ایسا میں نہیں کلام کہتا ہے کیونکہ آپ شرع کی مخالفت کررہے ہیں۔ خلاصے میں آپ نے لکھا: اول تو **شریعت کا ڈھنڈھورا پیٹ رہے ہیں ان پر کوئی بھی عمل نہیں کرتا نہ ہی وہ سزائیں دی جاتی ہیں اور نہ ہی کسی کو وہ قابل قبول ہیں**۔ قابل قبول کو پہلے حل کرلیں، سن دو ہزار سترا میں کوئی جاہل مطلق احمق ہارون مائیکل اٹھ کر کہے کہ مجھے یہ سزائیں قابل قبول نہیں تو اس بات کی دو ٹکے کی اہمیت نہیں ہو گی اس ہی طرح جیسے پاکستان میں ہم مسیحی کتنی ہی کوشش کرلیں مگر 295 کا قانون ختم کرنا مشکل امر ہے ہماری ذاتی پسند نہ پسند اس مد میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے چونکہ یہ آئین پاکستان کا حصہ ہے لہذا ہمیں اسکا احترام کرنا ہے اور اسکی خلاف ورزی ہمارے ہی لئے نقصان دے ہے سو یہ قابل قبول وبول والی باتیں تو آپ رہنے ہی دیں۔ اسکے بعد اس پر عمل درآمد کرنے کی بات تو جی کلی طور پر ان پر عمل نہیں کیا جارہا ہے بلکل ویسے ہی جیسے اسیری کے زمانہ میں کلی طور پر شرعی احکامات سزاؤں وغیرہ کا نفاذ نہیں تھا تاہم انفرادی احکامات جو خاص انسانوں اور خدا سے تعلق رکھتے ہیں ان پر عمل درآمد جاری تھا (جیسا کہ آج) آپ چونکہ کنویں کے مینڈک ہیں دنیا میں کیا ہو رہا ہے کیا نہیں اس سے آپ باخبر ہی نہیں آپ کا حال ان بھارتی فوجیوں کا سا ہے جو لوگوں کی شلوار اتار کر اور انکا ختنہ چیک کر کے انکے مومن ایمان د دار ہونے کا تعین کرنا معقول امر سمجھتے ہیں۔ اب آئی بات **دو ریشوں کے کپڑوں** کی تو یہ بات آپکو ایک ایسے شخص کو تو نہیں دینی چاہیے جو 25 سال سے کپڑوں کے بزنس سے منسلک ہے۔ اول تو آپ میرے گھر آکر میرے یا کسی کے کپڑے چیک کرنے سے رہے کہ وہ کون سا کپڑا پہنتے ہیں کون سا نہیں اسکے بعد واشنگ وئیر کا کپڑا لینا کسی پر ملک کا قانون لازم قرار نہیں دیتا یعنی یہ ہی کپڑا پہننا ہے باقی کا کوئی کپڑا لیا تو جیل ہو جائے گی۔ آج کل پیور سلک، پیور کاٹن پیور پولیسٹر کے کپڑے بازاروں میں باآسانی اور سستے نرخوں پر دستیاب ہیں جن کپڑوں میں ملاوٹ یعنی دو طرح کا دھاگہ استعمال کیا جاتا ہے ان پر پیچ لگا کر لکھ دیا جاتا ہے ان پر ہی کیوں پیور کاٹن سلک پولیسٹر وغیرہ پر بھی لکھا ہوا ملتا ہے خالص کپڑا ڈھونڈ نکر پہننا کسی بھی طور پر مشکل نہیں آپ جیسے لنڈے کے منہ والا بھی لنڈے میں جاکر باآسانی اچھے سستے اور بہترین پیور سلک کاٹن وغیرہ کے کپڑے خرید سکتا ہے بس اسکے لئے عقل اور شعور کا کام کرنا لازم امر ہے۔ آخر میں آپ نے لکھا طلاق یافتہ عورت کو شادی کی اجازت ہے جبکہ وہ پہلے سیکس کر چکی ہوتی ہے بھئی لعنت ہے آپکی عقل پر! طلاق یافتہ یا بیوہ عورت شرعی حیثیت میں اپنے سابقہ خاوند کے ساتھ جسمانی مراسم استوار کر چکی ہوتی ہے جبکہ غیر شادی شدہ لڑکی یا پھر شادی شدہ عورت غیر شرعی مراسم قائم کرنے کے جرم میں سزا پاتی ہے آپ پیدا ہی اتنے جاہل ہوئے تھے یا ان دنوں میں عقل وغیرہ کہیں چوری چکاری کروا بیٹھے ہیں؟ جنابِ مسیح نے کوئی آسانی پیدا نہیں کی بلکہ مشکلات کو مذید مشکل کر دیا ہے اب گناہ گار اس جہاں میں بھی سزا پائے گا اور اگلے جہاں میں بھی، اگر یہاں بچ گیا تو اگلے جہاں میں لازم آگ کی جھیل میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پھنکا جائے گا۔

سزاوں کی وعید مسیح کے کفارہ کے بعد بھی موجود ہے۔

مسیح یسوع نے کسی زناکار کو معاف نہیں کیا نہ ہی مسیح اس وقت ایسا شرعی فیصلہ کرنے کے مجاز تھے اس طرح کے شرعی فیصلے عدالت * کرتی تھی اور مسیح شرعی عدالت کے جج نہیں تھے انکے پاس انکو پھنسانے کو ایک نقلی مقدمہ لایا گیا جس میں نہ گواہ تھا نہ مدعی اور نہ ہی مجرم بس ایک عورت تھی جس پر الزام رکھا گیا کہ زنا کرتی پکڑی گئی مگر وہ مرد تھا ہی نہیں جسکے ساتھ زنا کرتے پکڑی گئی یہ کیس کسی طور عدالت میں قابل سماعت نہ تھا اور نہ ہی ایسا کوئی کیس تھا مسیح نے شرعی حکم دھورایا پہلا پتھر وہ مارے جس نے گناہ نہیں کیا چونکہ مجمع جھوٹا تھا اور جھوٹا کیس لایا تھا سو کسی نے ہمت نہیں کی عورت کو فرمایا آئندہ گناہ نہ کرنا اس سے مراد زنا نہیں بلکہ جھوٹ اور جھوٹی گواہی تھی۔ اور یہاں بھی مسیح نے شریعت کی تعلیم ہی دی کیونکہ شرع کی مخالفت گناہ ہے۔ آپ کہتے ہیں **میں بار بار سوال کرتا ہوں اور آپکے لئے سوالات کا جواب دینا ضروری نہیں** یہ اچھا ہے مطلب ہم یہاں منگو لینے کو بات کر رہے ہیں آپ اعتراض کریں ہم رفع کریں اور ہم سوال کریں تو جواب دینا ضروری نہیں۔ **واہ ارے واہ!** اس مکالمہ کے تحت کل 24 سوال آپ سے پوچھے گئے ہیں جن میں سے ایک کا بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں آیا ہے۔ میں اس مکالمہ کو آپکی جہالت کے پیش نظر ختم کرنے کا اعلان کر رہا ہوں اس **مکالمہ** کا پی ڈی ایف بنا کر کتاب دے کی صورت میں لوگوں میں بانٹ دیا جائے گا اور وہ خود فیصلہ کرلیں گے کہ کس کا موقف کہاں تک حق بجانب رہا ہے۔

ہم نے احمق کو اسکی حماقت کے مطابق جواب دے دیا ہے جیسا کتاب مقدس نے حکم دیا اب ہم کتاب مقدس ہی کے حکم کے مطابق احمق کی حماقت کا جواب نہیں دیں گے کیونکہ احمق کتے کی قے چاٹنے کی عادت کی طرح بار بار حماقت دوہراتا رہے گا۔ سو ہم نے ایک آدھ بار نصیحت کرکے آپ جیسے مخالف شرع بدعتی سے کنارہ کیا۔

صاحب پوسٹ (منتظمِ مکالمہ) کا شکریہ جنہوں نے اس مکالمے کا اہتمام کیا قارئین کا ممنون ہوں جنہوں نے ذاتی طور پر میری اس مکالمہ کیلئے پذیرائی فرمائی (تمام جلال مسیح کے اسمااقدس کو) ان احباب کا شکریہ جنہوں نے متواتر اس پوسٹ پر میرے تبصروں کو پسند فرمایا اور خدا کے کلام کی عزت کی **مسیح آپ تمام پر اپنا چہرہ جلوہ گر فرمائے۔**

(آمین)

نوٹ: میرے سوالات کا کسی بھی وقت اگر ہارون مائیکل صاحب جواب عنایت کرتے ہیں تو اس مکالمہ کو دوبارہ سے شروع کرنے میں مجھے کوئی اعتراض و عار نہیں۔ (روبن آلعزیز)

---

*: سنہیڈرن؛ یہودی شرعی عدالت جو قاضیوں پر مبنی ہوتی ہے۔

تمام دوستوں عزیزوں حاسدوں اور اُستادوں کا شکریہ !

ادنیٰ و خاکسار، محب شرع

روبنؔ العزیر

فروری ۲۰۱۷ء

قارئین اکرام!

ہم اس کتابچے کو بنا نتائج درج کیئے یا اس پر کسی قسم کی ذاتی رائے پیش کیئے بنا ہی ختم کر رہے ہیں آپ نے گفتگو پڑھی فیصلہ آپ خود کر لیجیئے گا۔ خداوند آپکو اور آپکے گھرانے کو کتابِ مقدس کے علم و عرفان میں بڑھائیں اور احکامِ خداوندی کو بجالانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

دعا گو:

وقار آرئین خان

جون ۲۰۱۷

دالبدین بلوچستان